# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, November 7, 1993*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, eight minutes past six of the clock in the evening, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

--------------------

*Recitation from the Holy Quran.*

--------------------

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اطيعوالله واطيعو الرسولO فان تولوا فانما عليه ماحمل و
عليكم ماحملتمO و ان تطيعوه تهتدواO وما على الرسول الا
البلغ المبينO

ترجمہ: کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اوررسول (خدا) کے حکم پر چلو۔ اگر منہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا رستہ پا لو گے اور رسول خدا کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے۔

(سورہ النور آیت 54)

Madam Acting Chairman: Oath the Senators.

(ملک محمد قاسم اور چوہدری شجاعت حسین نے حلف اٹھایا)

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, November 7, 1993*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, eight minutes past six of the clock in the evening, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

--------------------

*Recitation from the Holy Quran.*

--------------------

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اطيعوالله واطيعو الرسولO فان تولوا فانما عليه ماحمل و
عليكم ماحملتمO و ان تطيعوه تهتدواO وما على الرسول الا
البلغ المبينO

ترجمہ، کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اوررسول (خدا) کے حکم پر چلو۔ اگر منہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا رستہ پا لو گے اور رسول خدا کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے۔

(سورہ النور آیت 54)

Madam Acting Chairman: Oath the Senators.

(ملک محمد قاسم اور چوہدری شجاعت حسین نے حلف اٹھایا)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید اقبال حیدر آن پوائنٹ آف آرڈر ، ایک منٹ میں پینل آف چیئرمین کا اعلان کر دوں۔

In pursuance of sub rule I, of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precendence to form a panel of presiding officers for the 46th sessions of the Senate of Pakistan:

1. Mir Abdul Jabbar
2. Syed Iqbal Haider
3. Mr. Shahzad Gul

Thank you. Iqbal Haider Sahib on a point of order.

FELICITATIONS TO NEW SENATORS

Syed Iqbal Haider: Mohtarma, thank you. I take this opportunity of welcoming the two honourable members of the Senate; Malik Muhammad Qasim Sahib and Chaudhry Shujat Hussain, they are both very seasoned politicians and Malik Qasim Sahib has a distinct privilege of being perhaps the senior most Muslim Leaguer and it is proud addition in our House that we have a person who has the unique privilege of not only working under the guidance of the founder of Pakistan Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah but also for the invaluable contribution that he made consistently for the restoration of democracy and for strengthening the democratic institutions, we are really happy and pleased to have him in this House and I am positive that with his presence the stature and the quality of debate of this House will improve tremendously. All we whole heartedly

welcome Qasim Sahib and Chaudhry Shujat Hussain who belongs to a very renowned political family and despite my differences on political issue I do respect the politicians and I do welcome Chuadhry Shujat Hussain in this House and I hope that with his addition there will be a better and greater understanding and cooperation in this House. Thank you very much Mohtarma.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب محمد علی صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Chairperson sahiba, I join my brother Syed Iqbal Haider in congratulating and welcoming the two new Senators, Chaudhry Shujat Hussain and my elder brother Malik Qasim. By the grace of God Almighty both belong to the Muslim League Organisation but unfortunately Malik Qasim has left the flock yet we consider him as our own, wherever he is and we wish him well. He has great contribution towards democracy and the other one is the son of an old Muslim Leaguer who lost his life for his ideas and his convictions. I congratulate both of them and wish them well. I thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : شکریہ جناب چیئر پرسن صاحبہ ! میں اپنی پارٹی کی طرف سے ملک صاحب اور چوہدری شجاعت کو منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دونوں پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور seasoned politicians ہیں ۔ جس طرح انہوں نے پہلے جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے ، مجھے یقین ہے کہ آج بھی جمہوریت کو جو دشواریاں درپیش ہیں، ان کو دور کرنے میں وہ مدد دیں گے ۔ میں اس ہاؤس میں انہیں welcome کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے positive politics سے اس ہاؤس کی عزت و احترام بڑھائیں گے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے چند الفاظ بولنے کی مجھے اجازت دی۔ میں انہیں دو بارہ welcome کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ ہمارے اس ہاؤس میں دو ممبران نے جو حلف اٹھایا ہے ' ان کو میں welcome کروں ۔ جناب چیئرمین ! دونوں ' چوہدری صاحب اور ملک قاسم صاحب سے میں واقف ہوں ۔ میں اپنی پارٹی پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ جناب ملک قاسم صاحب کو میں زیادہ نزدیک سے جانتا ہوں کہ انہوں نے بالخصوص MRD میں جب کہ ملک میں ایک دہشت اور آمریت کا دور دورہ تھا اور اس میں جب democracy کے لئے جدوجہد ہو رہی تھی ' اگرچہ اس کا نام تھا democracy کی revival ' لیکن اصل میں ہمارے ملک میں democracy تقریباً رہی ہی نہیں ہے ۔ democracy کے لئے انہوں نے جو struggle کی ' اس میں ہم نے شانہ بشانہ جو جدوجہد کی ' اس میں ان کی رہنمائی ' ولولہ ' جذبہ اور ان کے وہ ideas شامل تھے ۔ ہمارے ملک میں جو ایک صوبے کی خصوصی طور پر بالا دستی ہے اور اس کے بارے میں جو مختلف اس میں وہ رویہ ہے جو میں نے کہا بالا دستی کا ' اس میں ملک صاحب نے جو ان کے نظریات تھے ' وہ نظریہ اور عملاً ان کی زندگی ایسی ہے کہ اس ملک کو واقعی فیڈریشن بنانا اور واقعی یہاں مساوات کے لئے ان کا رول کافی قابل تعریف ہے ۔ پھر جمہوریت کے لئے بھی بالکل عملاً انہوں نے کام کیا جو ان کے ideas تھے' وہ ان کے واقعی مظہر اور ان کی تصویر تھے ۔ اسی طرح چوہدری صاحب نے یہاں ہمارے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ مجموعی طور پر ان کا رویہ بالخصوص جب یہاں اسمبلیاں dissolve ہو رہی تھیں ' انہوں نے' ان کی پارٹی نے کم از کم جمہوریت کے حوالے سے اچھا stand لیا اور اس میں بہت مشکلات بھی انہیں پیش آئیں۔ ہم اپنی پارٹی کی طرف سے ان کو welcome کرتے ہیں۔ خوش آمدید کہتے ہیں۔ دوسری طرف یہ کہ وہ واقعی اس ملک میں جمہوریت ' وفاقیت اور اس ملک کی ترقی کے لئے اپنا رول ادا کریں گے۔

**قاضی حسین احمد**۔ شکریہ چیئرمین صاحبہ ! میں جناب ملک قاسم اور چوہدری شجاعت حسین صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس ایوان میں اپنی جماعت کی طرف سے ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں گروپوں کو بھی تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نمائندگی کے لئے ' سینیٹ کے طور پر بہتر اور تجربہ کار سیاستدانوں کو منتخب کیا ہے اور ان کے طویل سیاسی تجربے سے اور ان کے سیاسی پس منظر سے یہ ایوان بھی اور پارلیمنٹ

بحیثیت مجموعی بھی اور ملک بھی انشاء اللہ استفادہ کرے گا۔ شکریہ!

**میڈم قائم مقام چیئرمین:** شکریہ۔ اخونزادہ بہرہ ور سعید۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید** ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ، بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ میں اپنے ساتھی قریبی ساتھی کارکن ملک قاسم صاحب کو اور اپنے محترم دوست جناب شجاعت حسین صاحب کو اس ہاؤس میں شامل ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں ۔ ملک قاسم صاحب اور میں کافی دیر تک اکٹھے رہے ، بہت سی تحریکوں میں ہم ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلتے رہے ، ایسا بھی وقت آیا کہ ان کو جیل میں ڈال کر بہت زیادہ اذیتیں دی گئیں مگر ان کا ہی حوصلہ تھا کہ انہوں نے ان سب کو برداشت کیا اور پھر فراموش کرکے وہی کیا جو ان کا جی چاہتا تھا ۔ وہ میرے پرانے ساتھی ہیں مگر دریا کے دو کنارے ، ایک کنارے پر وہ ہیں اور ایک کنارے پر میں ہوں اور دونوں کنارے ملنے سے معذور ہیں ۔

جناب والا! شجاعت حسین صاحب ، ایک شیر دل ، ایک مجاہد ، ایک غیرت مند باپ کے بیٹے ہیں جنہوں نے جام شہادت نوش کرکے خون کا نذرانہ پیش کیا مگر اس وقت کی آمریت کے سامنے سر نہیں جھکایا ۔ یہ ان کے ہی فرزند کے کمالات تھے جنہوں نے اس تحریک کو خوب اچھے طریقے سے چلایا اور اب تک اس باپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں جس نے سب کچھ قربان کیا مگر سر نہیں جھکایا ۔ مجھے امید ہے کہ وہ اسی طرح سے اس ہاؤس میں بھی وہی کردار ادا کریں گے جو انہوں نے قومی اسمبلی میں ادا کیا ہے یا ان کے والد بزرگوار نے جو کردار ادا کیا ہے ۔ بہت ہی آمروں کا مقابلہ کیا ، بہت ہی آمروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر ان کے قدم سے پیچھے نہیں ہٹے ۔ اور نہ وہ اپنے ارادے سے ہچکچائے ۔ مجھے امید ہے کہ اگر ایسے شیر دل شجاعت حسین کی طرح اور دوست یہاں آ کر شامل ہو جائیں تو سینٹ کا وقار دو بالا ہو جائے گا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ دونوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ دونوں ہمارے ساتھ چل کر ایک اچھا کردار ادا کریں گے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین:** حافظ حسین احمد ۔

**حافظ حسین احمد** ۔ شکریہ چیئرمین صاحبہ ! قدرت کی ستم ظریفی ہے کہ ہمارے سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین صاحب بھی خیر سے اپوزیشن میں پہنچ چکے ہیں اور اس ایوان میں

محترم ملک قاسم صاحب اور چوہدری شجاعت حسین صاحب کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں ۔ ہمارے دونوں محترم نمائندے جو منتخب ہوئے ہیں، وہ دونوں ماشاء اللہ مسلم لیگی ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! اس ایوان کا دامن تو ہر وقت کھلا ہی رہا ہے اور ماضی کی طرح اس ایوان نے اب بھی اپنی آغوش میں ان دوستوں کو لیا ہے جو کسی وجہ سے کسی اور ایوان میں نہیں پہنچ سکے ۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ ہمارے ان دونوں معزز ارکان کاتعلق صوبہ پنجاب سے ہے جو ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے لیکن اس ایوان بالا میں آنے کے بعد انہیں یقیناً ایک خوشگوار احساس ہوگا کہ اس ایوان میں تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہے اور ہم یہ توقع رکھیں گے کہ اس ایوان کی رکنیت کے بعد وہ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اس ایوان کے اختیارات اور اس ایوان کی بالا دستی کے لئے استعمال کریں گے ۔ میں انہیں ایک بار پھر خوش آمدید کہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے خوش بخت ثابت ہوں گے ۔ شکریہ ۔!

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب بشیر احمد مٹہ صاحب ۔

Mr. Basheer Ahmad Matta: Thank you, Madam Chairperson. I join my brother Senators in welcoming the two new Senators who have come into this House. I must point out that they have come into this House at a very important turning point in the history of Pakistan. We now aretrying to establish democratic institutions in this country and for that all of us will have to work hard and contribute whatever we can. I must without going into personal praise or recrimination, spell out the broad principle underlying this country, the principles of Federalism wherein the rights of provinces are assured and which is stated in the Constitution. I must also reiterate that we have had a history which has given us little cause for happiness and much for concern and the chief reason is that we have not given due importance to the principle of Federalism which lies at the roots of this country. I hope that all of us in this Senate, who represent the provinces of the country on the basis of equality, will contribute towards the

promotion of the federal principle and evolve a society which will satisfy the urges, the aspirations and the needs of the 120 million people of this country. Thank you very much.

Madam Acting Chairman: Thank you. Mr.Gulzar Ahmad Khan.

**جناب گلزار احمد خان۔** شکریہ میڈم چیئر پرسن صاحبہ ! میں بھی اپنے ساتھیوں کی طرح اپنے چوہدری صاحب کو اور ملک قاسم کو خوش آمدید کہتا ہوں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ماشاء اللہ دونوں بہت منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ دونوں مسلم لیگی ہیں اور میں اس بات کا اظہار کرنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت اور ہماری پارٹی نے اچھے اور سچے مسلم لیگی کو امیدوار بنا کر خیرسگالی کا جذبہ پیدا کیاہے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کا منشور اور قائد اعظم کی مسلم لیگ کا منشور تقریباً ایک ہی ہے تو میں عرض کروں گا کہ اب ہم نے دونوں مسلم لیگیوں کو موقع دیا ہے کہ اس معزز ہاؤس میں آ کر یہ ثابت کریں کہ کون قائد اعظم کی سچی مسلم لیگ کا اور قائد اعظم کا پیروکار ہے ۔ اس کے ساتھ ہی میں ان کو دوبارہ خوش آمدید کہتا ہوں ۔ بہت بہت شکریہ !

**میڈم قائم مقام چیئرمین،** جناب ملک فرید اللہ خان صاحب !

**حاجی ملک فرید اللہ خان۔** شکریہ ، میڈم چیئرپرسن صاحبہ! نئے آنے والے دونوں سینیٹر صاحبان ہمارے لئے محترم ہیں۔ ان کے نظریات کچھ بھی ہوں میرا خیال ہے کہ اس ملک میں ایسا کوئی بھی فرد نہیں جو کہ قائد اعظم محمدعلی جناح کاپیرو کار نہ ہو ۔ سیاسی اختلافات اپنی جگہ، میرے نزدیک چوہدری شجاعت حسین صاحب اور ملک قاسم صاحب ، دونوں قابل احترام ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان کو یہاں بھیجا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر اس کو موضوع نہ بنائیں تو بہتر ہے ۔ ہم ایک اچھا آغاز کرناچاہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ سینٹ کی جو فضا ہے ، اس کو برقرار رکھا جائے ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی مسلم لیگی ہے یا کوئی مسلم لیگ کا تھا، اب نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے پاکستان کی خدمت کرنی ہے، اس قوم کی خدمت کرنی ہے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ہم نے کام کرنا ہے۔ میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ شکریہ جی!

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب افضل خان صاحب !

**جناب محمد افضل خان** ۔چیئرپرسن صاحبہ ! میں پختون خواہ قومی پارٹی کی طرف سے دونوں سینیٹر صاحبان کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ یہ دونوں بڑے تجربہ کار اور seasoned پالیٹیشن ہیں۔ جناب ملک قاسم سے تو میں نے UDF سے لے کر MRD تک کافی عرصہ مل کر کام کیا۔ گو کہ ملک صاحب مسلم لیگی ہیں لیکن ملک قاسم صاحب نے اس ملک کا جو بنیادی علاج ہے کہ اس ملک میں صحیح وفاقی جمہوری نظام آ جائے' اس کے لئے ہم لوگوں سے جو نیشنلسٹ ہیں ' زیادہ کام کیا ۔ اس کے لئے تگ و دو کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا یہ بنیادی مسئلہ ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین صاحب کے والد بزرگوار مرحوم چوہدری ظہور الہیٰ کے ساتھ میں نے کام کیا ۔ مرحوم انتہائی شگفتہ مزاج اور انتہائی فراخ دل آدمی تھے ۔ گو کہ قومی اسمبلی میں اڑھائی سال ہم اکٹھے رہے ' چوہدری شجاعت حسین صاحب اور میں ' ہم دونوں نے کوشش کی کہ وہ صفات دیکھیں لیکن وہ صفات ہم ادھر تو نہ دیکھ سکے کیونکہ طاقت کا نشہ بھی ہوتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ سینٹ میں آکر چونکہ یہ مساوات کا گھر ہے ' یہ فیڈریشن کی علامت ہے ' چوہدری شجاعت حسین صاحب بھی میں سمجھتا ہوں ملک قاسم صاحب کی طرح صحیح وفاقی جمہوری نظام کے حامی اور معاون ثابت ہوں گے ۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! دونوں مسلم لیگی ہیں ۔ میں اس جھگڑے میں نہیں پڑوں گا جو کہ محمد علی خان صاحب نے بات کی کہ کون مسلم لیگ سے گیا ' کون آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو نظام قائد اعظم نے اپنی پہلی تقریر میں وضع کیا جو کہ لکھی ہوئی تقریر تھی' اس ناتے سے اگر میں دیکھوں تو ملک قاسم صاحب ان کے صحیح پیروکار بنتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں مسلم لیگ میں کوئی اور آدمی اتنا صحیح پیروکار نہیں بن سکتا اور نہ آج تک بنا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے دونوں اپنے بھائیوں کو دلی مبارک باد پیش کرتاہوں ۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: I welcome these honourable members, who are not only honourable members but very distinguished and veteran politicians of this country in this august House. Ironically these two gentlemen were at the receiving end and I am sure that they would enjoy themselves by undoing what

was done onto them when they were Ministers. I welcome them again. Thank you Madam.

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب عالم علی لالیکا صاحب !

میاں عالم علی لالیکا : شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عطا فرمایا ۔ میں اپنے ایک بزرگ اور ایک بھائی کو سینٹ کا ممبر منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں، خوش آمدید کہتا ہوں ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت وقت کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے افہام وتفہیم سے ایک معاملہ طے کر لیا اور توقع کرتا ہوں کہ آئندہ جو مرحلہ ۱۲ تاریخ کو آنے والا ہے ، وہ بھی اسی جذبے سے طے کرلیں تو یہ کتنا ہی اچھا ہوگا ۔ شکریہ محترمہ صاحبہ !

میڈم قائم مقام چیئرمین: ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: I am honoured and thank them all for what they have said. Madam Chairman, I am extremely grateful for all the compliments which have been made. I honestly did not deserve them and it is wrong to say and I must point it out to my friends sitting here that I have never worked with the Quaid, I have been his great admirer , I have been a very humble follower of the Great Quaid but I did not get the opportunity to serve in his party when the struggle of Pakistan was going on, I may have contributed in another manner. I was living in Bombay and I was having my naval training in Bombay and I used to watch the Quaid because I was living very near his house. But I did not work with him. It must come on record because every time we hear.

. کہ ہم قائداعظم کے ساتھی تھے ہم قائداعظم کے فلاں تھے۔

There are very few people left in the country who deserve to say that and I am not one of them. I am very grateful whatever has been said about me, whatever I did for the sake of the country. That was my duty to do so. And I am not the greatest

Muslim leaguer as has been said. I am proud to be a Muslim leaguer, yes, I have tried to serve the country in a manner, which I did. And I can make only one promise to my friends whether they are with me or whether they are against me that *Insha Allah* they will not feel ashamed of anything which I do in future. I will do my level best whatever I can do in my humble capacity for the betterment of the country or strengthening of this nation which I personally believe that today it is not a nation any more. And that is why I am very thankful to my friend Afzal Khan and rest of the people who said that inspite of the fact that he was a Muslim Leaguer, he had the ideas of a nationalist. Muslim leaguers are nationalists in the real sense. Muslim leaguers want this country to be strong and this country cannot be strong until and unless the provinces are strong, unless and until the people living in different provinces have their rights safeguarded. But it hurts me if somebody says that so and so is a Muslim leaguer and inspite of being a Muslim leaguer he has the ideas of a nationalist. I am a nationalist, I am proud to be a Pakistani, I will serve Pakistan and Pakistan can only be served if without any bias, without any angles, if all the people living in any part of the country have equal rights and have equal opportunities for serving this country. And this I will try to do my level best. And I again say that there would never be any cause on the basis of which my friends sitting here or my friends outside should be ashamed that they have sent a man who did not deserve to be in this august House.

میڈم قائم مقام چیئرمین - چوہدری شجاعت حسین صاحب -

**چوہدری شجاعت حسین** - محترمہ ! میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے تمام ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے آج مجھے اور ملک قاسم صاحب کو خوش آمدید کہا- میں زیادہ تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا لیکن اس چیز کا ضرور ارادہ ظاہر کروں گا کہ میں نے وزیر کی حیثیت میں

بھی اس ہاؤس کے وقار اور تقدس کو بحال کرنے میں اور اس کو بڑھانے میں ہمیشہ کردار ادا کیا ہے ۔ اس کے وقار کو بڑھانے میں، میں اپوزیشن میں بیٹھ کر بھی کردار ادا کرتا رہوں گا ۔ اس کے ساتھ میں تھوڑی سی مثال دوں گا کیونکہ نیشنل اسمبلی نے ایک بل یہاں پاس کرکے بھیجا تھا terrorist effected areas والا اور illicit arms والا، تو یہاں کے ہاؤس کے اپوزیشن کے ممبران نے جس میں پیپلز پارٹی بھی شامل تھی جو اس وقت اقتدار میں ہے ، اس میں amendments تجویز کی تھیں اور سب سے زیادہ amendments اقبال حیدر صاحب کی تھیں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آخر میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو حکومت ، ان کے کہنے کے اوپر پاس کروائے گی ۔ اب میری ان کی حکومت سے بھی یہ درخواست ہوگی کہ وہ وعدہ میں نے وزیر داخلہ ہونے کی حیثیت سے کیا تھا تو اس وقت جو بھی وزیر داخلہ ہیں، ان سے میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ اس ہاؤس کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو پاس کروانے کی کوشش کریں کیونکہ اس وقت اس ہاؤس نے یہ recommendation دی تھی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر اس ہاؤس کو اور آپ کو یقین دلاناچاہتا ہوں کہ اپوزیشن میں ہوتے ہوئے جہاں بھی میں نے یہ دیکھا کہ اس ہاؤس کے وقار کو دھچکا لگانے کی کوشش کی گئی ہے یا کوشش کی جائے گی، کیونکہ ایک دفعہ کی گئی تھی، میری آج بھی اس ہاؤس کے ریکارڈ کے اوپر تقریر موجود ہے ۱۸ جولائی کی، یہاں پر میں نے کہا تھا کہ ہم کسی صورت میں بھی اس ہاؤس کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیں گے ۔ میں اس عہد کے اوپر اب بھی قائم ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تعاون سے اور باقی یہاں کے ممبران کے تعاون سے ہم اس ہاؤس کے وقار اور تقدس کو ہمیشہ سر بلند رکھنے کی کوشش کریں گے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ حافظ حسین احمد صاحب ۔ مجھے بولنے دیں ۔

I hereby congratulate the new honourable members Ch. Shujat Hussain and Malik Qasim to this august House and I am confident that their political acumen will bring harmony in this House. And I am sure that they will contribute towards the smooth functioning of this House. Thank you.

میر عبدالجبار۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب میر عبدالجبار صاحب ،پوائنٹ آف آرڈر۔

میر عبدالجبار ۔ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! میں آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا ۔ میں ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ جناب آج جیسا کہ سب معزز ممبران کو علم ہے کہ آج سینٹ کا چھیالیسواں اجلاس شروع ہوا ہے ' وہ بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے سے ' نہایت ہی افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے ہاں اس سینٹ میں پرائیویٹ ممبرز ڈے کا تصورمحض اشک شوئی کا ذریعہ بن گیا ہے ۔ اب آپ دیکھیئے کہ آج چھ بجے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے آپ نے طلب فرمایا ہے جو سوا چھ یا ساڑھے چھ بجے شروع ہوا ہے اور آٹھ بجے کے قریب دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔ یقیناً آپ اسے اس سے قبل ہی ملتوی کر دیں گے ۔ اگرآپ پینڈنگ بزنس کی طرف توجہ فرمائیں تو آپ ملاحظہ فرمائیں گی کہ ہمارا پرائیویٹ بزنس کتنا پینڈنگ پڑا ہواہے ۔ ہمارے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک زیادتی ہو رہی ہے ۔ قانون سازی اس آگسٹ ہاؤس کا بھی حق ہے ۔ ہمیں قانون سازی کرنی چاہئیے اور قانون سازی کے لئے آپ نے صرف ایک دن دیاہے اور وہ بھی اتوار کا ۔ اڑھائی سال سے دیکھا جا رہاہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کا اجلاس اتوار کو شروع ہوتا ہے جو ہمیشہ گھنٹے سوا گھنٹے میں ملتوی ہو جاتا ہے اور ہمارا بزنس کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکا اور پینڈنگ میں چلا جا رہاہے ۔

جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت بڑی زیادتی ہے اور میری تمام ممبر حضرات سے گزارش ہوگی کہ اس پر غور فرمائیں اور اتفاق فرمائیں کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہفتے میں کم از کم دو دن ہونا چاہئیے ۔ اس کے لئے ہم علیحدہ تحریک لائیں گے' ضرور موو کریں گے۔ میں سب بھائیوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہم جس کام کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں ' وہ ہم نہیں کر سکتے ' نہیں کر رہے ہیں ۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ حکومت جب کبھی اور جو بل بھی لائے یا ٹریژری بینچز کی جانب سے جو بل لایا جائے ' وہ سینیٹرز کے توسط سے لایا کریں ۔ ہم سینیٹرز ہی موو کریں نہ کہ حکومتی پارٹی کے وزراء ۔ جس طرح کہ امریکہ میں ہوتاہے۔ جناب ' آپ کو علم ہے کہ امریکہ میں کوئی بل حکومت کی جانب سے پیش نہیں ہوتا۔ اگر کوئی سرکاری بل پیش کرنا بھی ہوتاہے تو وہ وہاں کے پارلیمینٹرین کو دیا جاتا ہے اور وہ اس کو ہاؤس میں موو کرتے ہیں ۔ ہمارے ہاں سینٹ کی کمیٹیاں ہیں ۔ ایسا بزنس ہم کمیٹیوں میں لا کر ڈسکس کر سکتے ہیں اور پھر یہاں ہاؤس میں بل کی صورت میں یا کسی اور صورت میں ممبران کی جانب سے موو ہونا چاہئیے۔ پھر اس بل کو یہاں آنا چاہئیے ۔ ہمارے ذریعے سے ممبران کے ذریعے سے نہ کہ

حکومتی اداروں کی جانب سے ، تو میں آپ سے دوبارہ گزارش کروں گا کہ یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے جو کہ صرف دو گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے ، مہربانی کرکے اس کے اوقات بڑھائے جائیں اور کم از کم اس پر تو غور فرمایا جائے ۔ بہت بہت شکریہ!

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ میر جبار صاحب ، آپ ممبران سے concensus لے لیں اگر آپ اسے continue کرنا چاہتے ہیں کل تو ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جناب حافظ حسین صاحب۔

**حافظ حسین احمد**۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب حافظ حسین احمد پوائنٹ آف آرڈر۔

**حافظ حسین احمد** ۔ شکریہ محترمہ ! میں سمجھتا ہوں کہ آج سینٹ کا اجلاس عام انتخابات کے بعد پہلی بار منعقد ہو رہا ہے اور ان انتخابات میں حکومتیں تبدیل ہوئیں ۔ نگران حکومت جہاں سے آئی تھی وہیں چلی گئی ۔ افسوس یہاں تو سینٹ کے اختیارات اور اس کی بالا دستی کی بات کی جاتی ہے لیکن آج قائد ایوان کی کرسی بھی دوبارہ خالی نظر آ رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن تو یہ ہونا چاہئیے تھا کہ وہ اس ایوان میں رونق بخشتیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی تک تو یہاں قائد ایوان کوئی بھی نہیں ہے ۔ تو میں آپ کی توجہ دلاناچاہتا ہوں تاکہ آپ اپنی رولنگ دے دیں کہ اگر پہلے دن ، افتتاحی دن یہ حال رہا تو انشاء اللہ پھر اللہ ہی حافظ ہو گا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ میں request کروں گی ٹریژری بنچوں سے کہ یہ لیڈر آف دی ہاؤس کو message دے دیا جائے کہ وہ سینٹ کو اتنی اہمیت دے دیا کریں جتنا وہ نیشنل اسمبلی کو دیں گے تو تبھی یہ کام smoothly چل سکے گا ۔ شکریہ جی!

Next item , Leave applications.On a point of order, Dr. Bisharat Elahi.

**ڈاکٹر بشارت الہیٰ** ۔ آپ اس طرف دیکھتی نہیں ہیں ، اس لئے مجھے بولنا پڑا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ ادھر سے کوئی ہاتھ کھڑا نہیں کر رہا تھا ، زیادہ تر ادھر سے بول رہے تھے۔ ڈاکٹر بشارت الہی صاحب ۔

Dr. Bisharat Elahi: Madam Chairperson, I would like to draw your

attention to the provisional allotment of days for transaction of government and private member's business to the Senate during the 46th session. This session is supposed to be of 19 days starting from today and if you go through this, you will notice that there are only nine working days in these 19 days and 10 days are not working days. To continue what Mir Abdul Jabbar was saying just now, we can utilize the time much better than what the government proposes to do or has proposed for this session. I see no reason, when there is so much of business, private members' business or other government business, why should we hold meetings on alternate days or having a gap of two days at a time? May I, through you, request the government to kindly behave little more judiciously than what was being done during the last government. We have been campaigning about this time and again, but it appears that or perhaps it is a first day in the Senate today but I would like to request them that they should try to hold the sittings of the Senate more frequently so that more useful work can be done. Thank you, Madam Chairperson.

**میڈم قائم مقام چیئرمین** - جناب شیر افگن صاحب - وزیر برائے پارلیمانی امور، آپ اس پہ کچھ کہہ سکیں گے؟

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**- بسم اللہ الرحمان الرحیم - میڈیم چیئر پرسن ! گزارش یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی کا سیشن بھی شروع ہونے والا ہے دو تین روز کے بعد اور ساتھ ہی اس دوران کچھ چھٹیاں بھی ہیں - پریذیڈینٹ صاحب کا الیکشن بھی ہے تو یہ tentative پروگرام دیا گیا ہے - اگر بزنس ہوگا تودن بڑھائے جا سکتے ہیں اور جیسے کام ہوگا ویسے ہی ہاؤس چلایا جائے گا - ان کی مرضی کے مطابق ہم ایک دوسرے سےمشورہ کرلیں گے - اگر مزید ٹائم کی ضرورت ہوئی، sitting کی ضرورت ہوئی توہم اس کے لئے حاضر ہیں -

**میڈم قائم مقام چیئرمین** - نہیں، بیچ میں یہ جو holidays آئیں گی کیا اس

دوران آپ ممبران کے درمیان consensus develop کرا سکتے ہیں ؛ اس دوران میں جو آپ نے دو دن رکھے ہوئے ہیں ؛ -No sitting اگر ایک دن اس میں ہم اجلاس جاری رکھ سکیں ؟

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** نہیں، اس میں بات یہ ہے کہ یہ routine رہی ہے۔ آپ کو بھی پتہ ہے کہ جب جمعہ وغیرہ یا چھٹی آتی ہے تو اس کے بعد یہ اتوار کو اجلاس ہوتا ہے۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** نہیں ۔ جب کام ہوتا ہے تو یہاں ایک دن کے لئے چھٹی رہی ہے ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** کام ہوگا تو پھر ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ ۲۵ کے بعد بھی سینٹ کا اجلاس جاری رہ سکتا ہے جیسا کہیں گے ویسا کریں گے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین۔** جناب ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب ۔ منسٹر صاحب کے کہنے کے بعد آپ کیا کہنا چاہیں گے ؟

**ڈاکٹر بشارت الہیٰ۔** منسٹر صاحب کے کہنے کے بعد میں صرف یہی کہوں گا کہ اس قسم کے جوابات ہم اکثر سنتے رہتے ہیں اس ہال میں اور اس ہاؤس میں ۔ انہوں نے کہا کہ جی اگر کام ہو گا، اس کا مطلب یہ ہے ۔

honourable Minister does not know what work is pending. There is lot of pending business in the Senate and I would request him to kindly look at all the business that is pending. He may need to have a word with the Secretary of the Senate and yourself, Madam Chairperson, to realize the gravity of the situation. There are lot of reports to be discussed and we have not touched them year after year. Why I am saying this is today is the first day of the Senate in the new Government and if we keep on doing what we were doing during the previous months, than I am afraid we are not contributing very much to the Senate? Thank you, very much.

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** میر عبدالجبار صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

**میر عبدالجبار ۔** ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب سے مکمل طور پر اتفاق کرتے ہوئے مزید یہ

عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ ہفتے کے سات دن ہیں ۔ جمعہ چھٹی کیجیئے ، باقی چھ دن بزنس کیجیئے۔ کیا فرق پڑتاہے۔ ہم اسی لئے ہی اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں ۔ عوام کی جانب سے آئے ہیں ۔ یہاں پر چھٹی اور نہ چھٹی ہونے سے کیا ہوتاہے ۔ ہم کس لئے یہاں بیٹھے ہیں کہ یہاں کام کریں ۔ کیا پارلیمانی امور کے وزیر صاحب اس طرف توجہ فرمائیں گے کہ وہ ہفتے کے سات دن میں جمعہ کی چھٹی رکھیں اور باقی چھ دن کام چلائیں جس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے کے دو دن ہوں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ میر صاحب ۔ اب چونکہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس بھی شروع ہو رہا ہے اس طرح ہو سکتا ہے کہ جس دن نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہو ، اس دن سینٹ کا نہ ہو تو تب کر سکیں ۔ پچھلی طرف اگر آپ کو تجربہ یاد ہو کہ نیشنل اسمبلی کی سٹنگ ہوتی تھی سینٹ میں آپ کے پاس وزیر نہیں ہوتے تھے تو اس چیز کو آپ کو دونوں سائڈ سے دیکھنا ہوگا کہ اگر نیشنل اسمبلی ساتھ شروع ہو رہی ہے تو پھر متبادل ایام پر تو آپ کر سکتے ہیں، روزانہ نہیں کر سکیں گے ۔ بہرہ ور سعید صاحب ، اس بارے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے یا پہلے شیر افگن صاحب کچھ کہیں گے ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ میڈم چیئر پرسن ! میں نے کہا ہے کہ یہ ایک عارضی بندوبست ہے اور یہ کنفرم نہیں کہ یقیناً انہی تاریخوں تک ہم جائیں گے ۔ اس کے علاوہ بھی کام ہو سکتا ہے جیسے ایک دوسرے کے ساتھ صلاح مشورے سے یہاں tentative programme ہم نے دیا ہے تو یہ تو نہیں کہا کہ یہی تاریخیں ہیں اس کے بعد کچھ نہیں کیا جا سکتا یا ان میں رد و بدل نہیں کیا جا سکتا۔ بات واضح ہے جو بزنس ہے سامنے آئے گا تو اس کے مطابق کام ہو گا۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ بزنس تو کافی ہے ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ بزنس زیادہ ہوگا تو ہم سٹنگ بھی زیادہ کر لیں گے ۔ اس میں کوئی مضائقہ کی بات ہی نہیں ہے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ بہرہ ور سعید صاحب ، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید**۔ جناب ! میں یہ عرض کر رہا ہوں آپ کی یاد دہانی کے لئے اس ہاؤس کے یاد دہانی کے لئے کہ جب نگران حکومت یہاں تشریف لے آئی تو انہوں نے سینیٹرز کے فنڈز روک دئے ، سینٹ کے مطالبہ پر انہوں نے یہ کہا کہ سب released ہیں

ماسوائے ان سینیٹرز کے جو الیکشن میں حصہ لیتے ہیں ۔ الیکشن ختم ہو گئے ہیں ۔ ہم نے درخواستیں دی ہیں اور ابھی تک ان پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ باقی سینیٹرز کو شاید اپنے فنڈز اے ڈی پی کے ملے ہیں ۹۲-۹۳ کے اور ہمارے ابھی تک زیر غور ہیں یا وہ شاید اس چیز کی طرف توجہ نہیں دیتے تو میں آپ کی وساطت سے ان وزراء صاحبان کو اور موجودہ گورنمنٹ کو درخواست کرتا ہوں کہ اس میں فرق نہیں ہونا چاہئیے دیگر سینیٹرز کو جو ملے ہیں ، ہمیں بھی ملنے چاہییے ۔ ہم نے انتخابات میں حصہ لیا تو کوئی جرم نہیں کیا ۔ یہ ایک طریقہ کار تھا۔ ہم نے اسے فالو کیا ۔ اب ہمارا حق ہے کہ یہ فنڈز release ہوں ۔ میں آپ کے ذریعے سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان فنڈز کو release کرنے میں کوتاہی نہ کریں ۔ شکریہ!

LEAVE OF ABSENCE

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ منسٹر صاحبان نے سن لیا ہے ۔ اب رخصت کی درخواستیں --

جناب فتح محمد خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ ۳۵ ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۵ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب پروفیسر خورشید احمد ، ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے مورخہ ۷ تا ۸ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیاآپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

Point of order Re: release of funds for the projects given by the Senators.

**ڈاکٹر بشارت الہیٰ**۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ پوائنٹ آف آرڈر، ڈاکٹر بشارت الہی صاحب ۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی ۔ میڈم آپ بھی جلدی سے گزر گئی ہیں ۔ یہ جو بہرہ ور سعید صاحب نے کہا کہ الیکشن میں حصہ لینے کی وجہ سے انہیں فنڈز نہیں ملے۔ میرا خیال ہے فنڈز کسی کو نہیں ملے ۔

despite the fact that the caretakers promised that they would release the funds, I don 't think any fund has been released for any of the member of the Senate.

تو میں یہ گزارش کروں گا وزراء صاحبان کو کہ اس پر ذرا غور کریں ۔

And they should fulfil the undertaking of the government, for the year 1992-93.

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا وزیر انچارج کون ہے ۔ شاید کوئی نہیں ہے۔ آپ یہ کرلیں کہ جو بھی اس کا انچارج ہوا تو وہ پھر یہاں پر ایشورنس دلائے کیونکہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے یہ کہا تھا کہ there will be no difference between the opposition and the government members. سب کو برابر ایلوکیشن ہو چکی تھی لیکن ۹۲ ۔ ۹۳ میں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ جتنی جلدی آپ بھیج سکیں یہ بھیج دیں تو جو بھی آپ کا انچارج بن جائے ' پلیز اس کے بارے میں نیکسٹ جو ہماری سٹنگ ہو گی ' اس میں آپ سینیٹرز کو بتا دیں کہ آپ لوگوں نے کیا ایکشن لیاہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ میڈم چیئر پرسن' میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس سال یعنی ۹۲۔۹۳ کی ایلوکیشن مکمل نہیں ہیں ' وہ اس کی جو رقم ۵ ملین میں سے ریلیز ہوئی ہے ۱.۲ ملین وہ میری ریکمنڈیشن تھی ۔ پھر ۹۳-۹۲ کا سال جاتا ہے اس میں بھی آپ دیکھیں اگر وہ یہاں پر بتائیں کہ کتنے فنڈز ریلیز ہوئے ہیں ' کوئی سکیم مکمل نہیں ہوئی ہے۔ سکولوں کی ہم سکیمیں دیتے ہیں ' جو سکیمیں بھی دی گئی ہیں ' وہ نا مکمل پڑی ہوئی ہیں ۔ ۱.۲ ملین اگر آپ ریلیز کریں گے ۵ ملین میں سے تو مجھے بتائیں کتنی سکیمیں مکمل ہوں گی ۔ ۹۲-۹۱ کا یہ عالم ہے تو ۹۳-۹۲ کا کیا ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نیکسٹ سٹنگ میں ان کا جو بھی انچارج ہوگا وہ آ

جائیں گے ۔ ابھی ادھر ان کا کوئی منسٹر ہے نہیں ۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** یہ تو پھر انارکی ہے ۔ somebody should beresponsible ro respond it یہ تو زیادتی ہے ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** میں عرض کرتاہوں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** شیر افگن صاحب ' وزیر برائے پارلیمانی امور ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** میڈم چیئرپرسن ! میری گزارش یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر بنیادی طور پر غلط ہے ۔ میرا اس پر اعتراض ہے کیونکہ یہ بزنس جو چل رہا ہے اس سے غیرمتعلقہ ہے ۔ اگر یہ فرماتے -----

**میڈم قائم مقام چیئرمین۔** ڈاکٹر شیر افگن صاحب! میری ایک بات سنیں' یہ ممبرز کا حق ہے کہ وہ کوئی بھی چیز پوچھیں ' اس پر آپ مجھے ڈکٹیٹ نہ کریں ۔ سوال کا جواب اگر آپ کے پاس نہیں تو نیکسٹ ٹائم دے دیں۔ آپ ڈکٹیٹ نہ کریں ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ممبرز کا حق ہے ۔ They can ask any question any time نیکسٹ ٹائم سٹنگ میں آپ یہ لے آئیں۔

PRIVILEGE MOTION

## Re: dissolution of boards of directors of the nationalized banks.

Syed Faseih Iqbal: I seek leave of the House to move the following Privilege Motion, namely:-

"The privilege, both of the Senate and myself, as a member of this august House, has been clearly breached by the decision of the Government to dissolve the existing boards of directors of the nationalized banks and instead to constitute altogether new boards.

It would be recalled that the previous decision was taken after due deliberations in the Senate wherein it was decided that instead of shifting the head

offices of the nationalized banks from Karachi to various provinces, the provincial headquarters of each of the nationalized banks should be established in the provincial capitals and senior officers, belonging to the respective provinces, should be posted as provincial chiefs in these provincial headquarters.

Thus, the present boards of directors of the nationalized banks had the senior officers of various provinces as their provincial chiefs which gave them due representation. These have now been removed and the provinces deprived of their legitimate and equitable representation on the boards of directors of the nationalized banks. Even otherwise the re-constitution is far from reasonable since such non related persons as the retired senior bureaucrats instead of professional and businessmen, have been appointed as directors on these boards".

میڈم قائم مقام چیئرمین - جناب چوہدری احمد مختار صاحب -

Ch. Ahmad Mukhtar : Madam Chairperson, my name is Chaudhary Ahmad Mukhtar. I would like to oppose the motion.

میڈم قائم مقام چیئرمین-جی، فصیح اقبال صاحب -admissibility پر بات کریں-

سید فصیح اقبال - محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! سب سے پہلے میں یہ بات بتاؤں کہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے جو کچھ بنیادی فیصلے کئے تھے کہ مالیاتی طور پر بنکوں کا کیا حصہ ہے ، میں خود کو اسی موضوع پر رکھوں گا ورنہ انہوں نے I.M.F اور ورلڈ بنک کے کہنے کے اوپر جو پاکستان میں مصیبتیں نازل کی ہیں یعنی آج جو قیمتوں کا مسئلہ ہے وہ صرف انہی کی بات ہے - انہوں نے لوگوں کو یہ جتایا ہے کہ یہ بڑا پیکج دیا گیاہے - حتیٰ کہ آج ۹۹ فیصد عوام پاکستان میں گرانی کا شکار ہیں اور اس گورنمنٹ نے کیا دیا ؟ ہمارے پاکستان میں جب یہ فیصلہ ہوا ۱۹۸۶ میں کہ بنکوں کو برابری کا درجہ دیا جائے اور ان سب کے ہیڈ کوارٹرز کراچی میں تھے - اس وقت کے وزیر خزانہ نے ایک پیکج دیا اور سینٹ میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ صوبوں میں ممبرز ایگزیکٹو بورڈ جو ہوں گے ، ان کو وہی پاورز ہوں گی جو لاہور میں پنجاب کے نمائندے کو ہوگی - وہی کوئٹہ میں ہوگی ، کراچی

میں ہوگی' اسی طرح پشاور میں ۔ وہ نظام چار سال چلتا رہا ۔ آخیر میں جتنے وزیر خزانہ آئے انہوں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ پاکستان کے تمام علاقوں کو یہ حق ہے کہ ان کے جتنے deposits ہیں ' ان میں ان کا پورا حق ہے کہ ان کو آسان شرائط پر قرضے دئے جائیں ۔ سب سے پہلے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ جس صوبے سے میں تعلق رکھتا ہوں ' اس میں کسی ایک آدمی کو پورے بلوچستان میں ایک کروڑ سے زیادہ قرضہ نہیں دیا گیا ۔ آپ نے دیکھا ہوگا جو فہرست آئی ہوئی ہے اس میں ایک بھی بلوچستان کا نا دہندہ نہیں ہے اور اگر ہے تو زرعی بنک میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کی نہیں یہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ زیادتی ہے اور انہوں نے اپنے من پسند لوگ رکھے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک آفیسر موجود تھا جو پہلے ہی ریٹائرڈ تھا اور دوسرے ایک ریٹائرڈ سیکرٹری کو رکھا گیا ۔ میں ان بیوروکریٹ کے خلاف نہیں ہوں ۔ میں نے ایک تجویز دی ہوئی ہے کہ جتنے ریٹائرڈ بیوروکریٹس ہیں ' ان کو آپ کمیٹیوں میں ایڈوائزر رکھ لیں اسی تنخواہ پر' اگر وہ ابھی صحت کے مالک ہیں ' اگر ان کے تجربے سے ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ان سے دوسری جگہ پر کام لیں لیکن اس طرح extention دینا اور بنکوں جیسے معاملے میں ' یہ مالیاتی شعبہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف ہمارے صوبے کے لئے نہیں بلکہ چاروں یونٹوں کے خلاف ایک سازش ہے اور یہ کہ یہ فیصلہ فوراً بدلنا چاہئیے ۔ آج بلوچستان کا کوئی ڈائریکٹر بنک میں نہیں ہے اور نہ سرحد کا اور نہ ہی سندھ کا اور میں نے اس مسئلہ پر کئی تحریکیں بھی پیش کی تھیں۔ اس وقت کے وزیر خزانہ نے کئی بار یہاں ہاؤس میں یقین دلایا کہ تمام صوبوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس تناظر میں دیکھا جائے ۔ عبوری حکومت نے جو کمیٹیاں بنائی ہیں ' انہوں نے کسی صوبے کا خیال نہیں رکھا ۔ انہوں نے چند لوگوں کو جو ان کے دوستوں کے حلقے میں تھے ان کو ' بجائے اس کے کہ دیکھا جاتا کہ آیا ان کے پاس فنانس کا تجربہ ہے یا نہیں اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے اور فوری طور پر بنکنگ آرڈیننس جو پہلے چل رہا تھا ' اس کو بحال کیا جائے اور جتنے ڈائریکٹرز ان صوبوں سے تھے وہ فوری طور بحال ہوں ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ فیڈریشن کے خلاف سازش ہے ۔ میرے صوبے کے ساتھ سازش ہوئی ہے۔چاروں یونٹوں کے خلاف سازش ہے ۔ شکریہ!

Ch. Ahmed Mukhtar: Madam Chairperson, the reconstitution of the Boards of Directors of nationalized banks is a normal feature and does not

constitute breach of privilege of the House or the honourable member. There is, actually, no linkage between the reconstitution of the board of directors of the banks and the provincial chiefs. Therefore, they continue to function even with the new board. Hence, there is no breach of privilege. In this connection I would also like to mention that one or two provincial chiefs of the MCB happened to be on the board. But that was purely a matter of coincidence and it was not a deliberate policy of the government. You will appreciate that if in the board of directors though same people who formed laid the policies and who execute the policies are there. And if they do something wrong to whom do we go and to whom do we blame. I appreciate the emotions of my respected Senator and I would like to say that although the caretakers went through the process of nominating and reconstituting the board the government is reconsidering and hopefully due representation will be given to the people from this area and his privilege would be restored to a great extent.

**میڈم قائم مقام چیئرمین** - جناب فصیح اقبال صاحب ' وزیر صاحب کی یقین دہانی کے بعد آپ کچھ کہنا چاہیں گے -

**سید فصیح اقبال**- میں وزیر زراعت کو ذرا درست کرنا چاہتا ہوں - آج پہلا دن ہے اور میں نے وزراء کو مبارک باد نہیں دی کہ سارے نئے وزرا آئے ہیں اور ماشاء اللہ خاصی بڑی تعداد میں تشریف لائے- انہیں جو لکھ کر دیا گیاہے ' وہ انہوں نے پڑھ دیاہے - احمد مختار صاحب بڑے industrialist ہوں گے لیکن فنانس کے بارے میں یہ بات غلط ہے پریویلج اس لئے بنتا ہے کہ اس ہاؤس میں فنانس وزیر نے ایک پالیسی بیان دیا تھا جب کوئی ہاؤس میں بیان دے تو وہ ہاؤس کی میراث ہو جاتی ہے - ہر ممبر کی میراث ہو جاتی ہے - اس لئے یہ پریویلج میرابنتاہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک ہیڈکوارٹر صوبوں میں شفٹ نہیں ہوں گے - یہ انتظام چلے گا اور وہ انتظام آپ کے علم میں ہے --- بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کوئی صوبے کا آدمی نہیں ہے -

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اب بھی انہوں نے آپ کو یقین دلایا ہے ۔

سید فصیح اقبال ۔ پہلے تو اعتراض کیا کہ بنتا نہیں ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ وہ تو آپ نے کہہ دیا ۔ اب آپ یہ بتائیں کہ آپ اس کو press کرتے ہیں یا نہیں ۔

سید فصیح اقبال ۔ اگر یہ حکومت کی طرف سے یقین دہانی واضح طور پر کرائیں کہ جتنے پرانے ڈائریکٹرز صوبوں کے تھے، وہ بحال ہوں گے تو تب میں بیٹھوں گا ۔

Ch. Ahmad Mukhtar: As we are already reviewing the cases, I am sure that we will look into this. As I have already assured my honourable member that we will take people from all the provinces so that problem is solved.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ بس فصیح صاحب انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے ۔

سید فصیح اقبال۔ میں آپ کو مخاطب کر رہا ہوں۔ ایک بات انہوں نے کہی ہے کہ صوبوں کو ملیں گے ۔ صوبوں کو بورڈ آف ڈائریکٹرز اور صدر کی جو پوسٹیں ہیں، ان میں نمائندگی ملے گی جو ختم ہو گئی ہے ۔ وہ میں کہہ رہا ہوں وہ سمجھ نہیں رہے ہیں ۔ اب وہاں کے لوگ ملازم تو ہیں لیکن جو بورڈ آف ڈائریکٹرز میں صوبوں کی نمائندگی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ recondsider کر رہے ہیں ۔

Ch. Ahmad Mukhatar: We will reconsider and we will give this representation.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ۔ not pressed ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۱۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i) Re: retrenchment in the employees of REC ,CEC & TPC to meet the conditions of I.M.F.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب، وہ تشریف نہیں رکھتے۔

موشن نمبر ۲، حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ "نوائے وقت" ، "جسارت" اور" ڈیلی نیوز" کے مطابق نگران حکومت نے .I.M.F کے احکامات کے تحت رائس ایکسپورٹ کارپوریشن و کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن اور ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ۷۵ فیصد سٹاف کو نکال کر .I.M.F کی شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح رائس ایکسپورٹ کے ۱۰۵ افسران اور ۱۵۲۴ ملازمین کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے ۸۷ افسران سمیت ہزاروں مزدوروں کو بر طرف کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ۔ اس جبری چھانٹی سے متاثر ہونے والوں کو کوئی متبادل ملازمتیں فراہم کرنے کا واضح پروگرام نہیں ہے ، جس سے ہزاروں خاندان فاقہ کشی کا شکار ہو سکتے ہیں ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ۔ اس لئے جاری کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب احمد مختار صاحب ۔

Ch. Ahmad Mukhtar : I oppose it.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جی، انہوں نے تو خود ہی کہا کہ اس کی انہوں نے حمایت کی ہے کہ یہ ان کے کارنامے ہیں تو انہوں نے کس حیثیت سے اپوز کیاہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ آپ اپنی بات کریں جی ۔

حافظ حسین احمد ۔جناب میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر بھی ہے ۔ اقبال حیدر صاحب کو آپ وہاں بٹھا دیں تو بہتر ہوگا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اقبال حیدر صاحب ، پلیز ہاؤس میں disturbance نہیں کرنی چاہئیے۔ جی حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ محترمہ یہاں پر نگران حکومت کے جو نگران تھے ، اس وقت واپس واشنگٹن تشریف لے گئے ہیں جناب معین قریشی صاحب، اس دوران یہ تاثر دیا گیا تھا کہ مختلف محکموں میں بچت کی سکیمیں چلائی جائیں گی اور اس طرح ملک کا خزانہ بچانے کی کوشش کی جائے

گی اور اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ کچھ ایسے ادارے ، جن میں سے نگران حکومت کے دور میں رائس ایکسپورٹ کارپوریشن ، کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن اور اس طرح ٹریڈنگ کارپوریشن کے ۵۰ فیصد سٹاف کو نکالا گیا ، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک طرف ملازمتیں ملنا دشوار ہیں ، لوگ بیروزگار ہیں اور پھر سارا نزلہ چھوٹے ملازمین پر گرتا ہے ، چھوٹے سٹاف پر گرتا ہے ۔ ہمیں یہاں کہا گیا تھا ( مختلف ایڈجرنمنٹ موشن میں ) کہ ہم انہیں کسی اور محکمے میں کھپائیں گے اور ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ یہ جو ہزاروں مزدوروں کو چارج شیٹ دی گئی ہے اور انہیں کہا گیاہے کہ آپ تو ملازمتوں سے فارغ ہیں اور آپ انتظار کریں اگر ہمارے پاس کہیں جگہ ہوگی تو ہم آپ کو اس میں رکھیں گے ، ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر موجودہ حکومت دو ٹوک پالیسی کا اعلان کرے کہ کیا وہ نگران حکومت کی ان پالیسیوں کو follow کرے گی جس کے لئے انہوں نے ۱۸ جون کو معاہدہ کیا تھا یا یہ ہے کہ ان پالیسیوں کو نظر انداز کرکے از سر نو اپنی پالیسی مرتب کرے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ان کی پالیسیوں پر یہ لوگ چلیں گے تو پھر اس کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے پر بحث ہو کہ کن وجوہات کی بناء پر ان ہزاروں لوگوں کو روزگار سے محروم رکھا گیاہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف اپنا بیان ایوان میں دیں اور اگر واقعی انہی پالیسیوں پر وہ چلیں گے تو پھر ہم اس میں مزیدمعلومات ایوان کے سامنے رکھیں گے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب احمد مختار صاحب ۔

Ch. Ahmad Mukhtar: Madam Chairperson Sahiba, I would like to inform the House that although the policy was laid down by the caretakers that we should wind up the T.C.P and we should reduce the strength of CEC and RECP but this was all on voluntary bassis. The present government has decided to reconsider the whole issue and the matter is being worked out into the Cabinet. I am sure that we do not have a policy where we like to see people without jobs as we are all the time trying to say that we want to create jobs. We assure the member of this House that winding of CEC and RECP is being reconsidered. Retrenchment is being reconsidered. The winding up of TCP is also being reconsidered. But here

I would like to say that is not being done under the pressure of the IMF. In every organization you have to work at your own cost and you have to see what you require the number of people in that organization, you keep them and if you find them that they are more than the required number , you have to come terms with them and golden handshake on voluntary basis can be offered to them and if the people accept that, then definitely the number of the people in this organization will be reduced. But if you find that we should keep the people in CEC and RECP, we will definitely keep them. So, the whole process is once again being reviewed by theCabinet and I am sure that we are not that callous and we will not throw out people without providing them alternate job facilities in some other organization.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ حافظ صاحب منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد پریس کرتے ہیں یا نہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب ہم یہ کہتے ہیں کہ پہلے انہیں متبادل روزگار فراہم کریں ۔ یہ غلط بات ہے کہ گولڈن ہینڈ شیک کے لئے انہوں نے کہا ہے ان سے رابطہ قائم کیا گیا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں جبری طور پر باقاعدہ نوٹس دیا گیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کو ابھی معلومات فراہم نہیں کی گئیں ۔ وہ ابھی ابھی اپنے حلقہ انتخاب سے یہاں پہنچے ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں ان کی سٹیٹمنٹ کے بعد ۔۔

حافظ حسین احمد ۔۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اس کو پریس کرتا ہوں اس پر ہم بحث کرنا چاہتے ہیں کہ اس طرح نہیں جی کہ آپ ہزاروں مزدوروں کو جب چاہیں کان سے پکڑ کر نکال کر انہیں کہیں کہ آپ بیٹھے رہیں ہم آپ کو روزگار فراہم کریں گے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ احمد مختار صاحب ۔ آپ ذرا کلیئر بتا دیں ۔

Ch. Ahmad Mukhtar: Madam Chairperson, I have already informed you that the total strength of the TCP people who have been asked by the caretakers to go for voluntary retirement is 344 as mentioned earlier. I am taking up

the matter in the Cabinet and I am trying to get this whole situation reviewed. Previously there was no function of TCP and later on when these caretakers came they said that these peoples are not required in this organization but after sometime they took them all in work and certain imports are being carried out through them. So, in light of that I feel that we are to go to reconsider the cases of TCP and as far as the golden handshake is concerned the offer made to those people is very lucrative. I have received so may applications that they want voluntary retirement and I am sure that we are not unjust in this and we will satisfy all the people who want to go. We will not forcibly sent anybody out of these organizations.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کیبنٹ میں بھی اس کو دیکھیں گے تو آپ پریس تو نہیں کرتے ؟

حافظ حسین احمد ۔ محترمہ مسئلہ یہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ امریکہ یہ چاہتا ہے کہ کاٹن جو ہے وہ ہمارے اصولوں کے مطابق یہ لوگ ایکسپورٹ کریں اور میں انہیں کہتا ہوں کہ آپ اسے ڈیفر کریں ، انہیں ذرا معلومات لینے دیں ۔ اس کے بعد اس مسئلے کو لیں ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس طرح رائس ایکسپورٹ کارپوریشن ہے، کہتے ہیں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ کس طرح اس کی ضرورت نہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں جی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کیبنٹ میں اسے دوبارہ دیکھ رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ اس وقت تک کیا صورت حال ہوگی اس وقت تک کوئی یقین دہانی کرائیں گے کہ وہ لوگ اپنی ملازمتوں پر بحال ہیں اور جب تک ہم واضح طور پر فیصلہ نہیں کریں گے ان کو ہم ملازمتوں سے فارغ کرنے کے لئے کوئی دباؤ نہیں ڈالیں گے ، کوئی کارروائی نہیں کریں گے تو میں اسے پریس نہیں کروں گا ۔

Madam Acting Chairman: Ahmad Mukhtar Sahib.

Ch. Ahmad Mukhtar: Madam Chairperson, first of all the Cabinet

decision is only in regard to TCP so that decision as a Minister I cannot reverse. It has to go back in the Cabinet. As far as RECP is concerned and CEC is concerned I would like to inform this House that they are very actively on the jobs and we have no idea of retrenching anybody from these two organizations.

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے حافظ حسین احمد صاحب 'not pressed' نمبر ۲، پروفیسر خورشید احمد صاحب ( تشریف نہیں رکھتے ) نمبر ۴، پروفیسر خورشید احمد صاحب، نمبر ۶، پروفیسر خورشید احمد صاحب، اسی پر سید فصیح اقبال صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔ جی سید فصیح اقبال صاحب۔

ii) Re: irregularities found in the procurement of gun barrels for Heavy Industry Taxila.

**Syed Faseih Iqbal:** It has been reported that serious irregularities have been detected in the procurement of 105 mm tube blanks (barrels) for T-59 & T-69 tanks for Heavy Industry Taxila (HIT). Orders worth about $ 8 million were placed without tender. It is also reported that a firm M/s Noricum of Austria , which was disqualified earlier, re-appeared under a diffirent garb with the same person as its Director and had been responsible for the irregularities in the past.

This is a matter of urgent public importance and therefore, I seek the leave of the House to suspend the normal business and discuss this issue.

میڈم قائم مقام چیئرمین۔جی، آپ اپوز کرتے ہیں، جی آفتاب شعبان میرانی صاحب۔

جناب آفتاب شعبان میرانی ۔ میں اپوز کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ سید فصیح اقبال صاحب ، آپ اس کی admissibility

پر بات کریں۔

**سید فصیح اقبال** میڈم ڈپٹی چیئرمین صاحبہ ! جو میں نے ابھی بات کی ہے - یہ خبر اخبارات کی زینت بن چکی ہے اور یہ ڈیفنس کے سلسلے میں بڑا حساس سلسلہ ہے کہ ہیوی انڈسٹری ٹیکسلا میں ٹی 59 اور ٹی 69 ٹینک بنانے شروع کئے ہیں اور الحمداللہ پاکستان اب ان ٹینکوں میں خود کفیل ہو رہاہے لیکن اس کے جو پارٹس اور باقی چیزیں ہیں وہ اس وقت ابھی تک یورپ سے اور دوسرے ملکوں سے انٹرنیشنل ٹینڈرز پر منگوائی جاتی ہیں - ہوا یہ ہے کہ ان کے ہاں کچھ ایسی فرمیں ہیں مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ defence perchases میں بھی لوگوں کو ابھی تک transparency نہیں ملی اور یہ حکومت ہو یا پچھلی حکومت اس نے بلکہ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے تو transparent شفاف لفظ اپنا ایک ماٹو بنایا ہوا تھا - یہ جو اس وقت میں جس فرم کے لئے کہہ رہا تھا جب یہ پریس میں آیا تھا ڈیفنس منسٹری اور ڈیفنس پروڈکشن منسٹری کو چاہئیے تھا کہ اس سلسلے میں واضح تردید کرتے تاکہ اس قسم کی جو روزانہ آپ کے ملک میں ایسی چیزیں چل رہی ہیں جس میں رشوت ' kick backs' کمیشن ' تمام چیزوں میں شروع ہوگیا ہے اور یہ مسئلہ کیونکہ ڈیفنس سے متعلق ہے ' اس کو ہر پاکستانی نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایسی انڈسٹری جو ڈیفنس سے متعلق ہو اس میں ذرا برابر بھی اگر شک ہو تو اس کو کینسل کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہیوی انڈسٹری کے لوگوں کا بھی فرض تھا کہ جب یہ خبر آئی تھی فوری طور پر تردید کرتے ورنہ جو پریس نے اس وقت رول ادا کیا ہے کہ ایسی تمام چیزیں پریس کے ذریعے ہمیں پتہ چلتی ہیں - دنیا میں اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کیونکہ جب kick backs کوئی لیتاہے ' کبھی کسی نے کوئی جایا ہے کہ کس بنک میں کس کا پیسہ کتناہے اور یہ وجہ ہے کہ آپ کے ہاں عام طور پر اس وقت جتنی فرمیں ہیں جاپان کی ' اٹلی کی جتنی ہیں وہ جا کر invite کرتے ہیں صوبوں کے افسروں کو اور وہاں کے متعلقہ افسروں کو کیونکہ افسوس یہ ہے کہ آج ۴۷ سال ہو گئے ہیں پاکستان کو ' فیصلہ کرنے والے ابھی تک سیکرٹریز ہیں ' کوئی آرمی' ڈیفنس کی ایگریمنٹ ہو' پرچیز ایگریمنٹ ہو ' اکنامک ایگریمنٹ ہو ' فیصلہ کون کرتاہے' یہ بھی سیکرٹری کرتے ہیں تو ان کو کیا ہے - اللہ نے انہی کو نیابت کے لئے ( حق) دیا ہے - اب لوگ جو بیٹھے ہیں ہاؤس میں ' ہمارا اس میں کیا حصہ ہے - آپ کو چاہئیے کہ broad based committees بنائیں تاکہ اس میں لوگوں کے بھی نمائندے ہوں - ڈیفنس کمیٹی یہاں ہے -

ڈیفنس کمیٹی نیشنل اسمبلی کی ہے ۔ ان کا بھی حق ہے کہ اپنے ڈیفنس کے بارے میں معلوم کریں۔ یہ صرف انہی کا اعزاز نہیں ہے ۔ جناب اکنامکس آفیئر کا سیکرٹریٹ اتنا strong ہے کہ جس صوبے کو چاہے جتنا قرضہ دے ، جس صوبے کو چاہے جتنا قرضہ available کرے ۔ وہ کہتے ہیں جناب میرے پاس تو ہنگری کا ہے ۔ یو ایس اے کا کسی اور کو دے دے۔ اس کا بہت بڑا فرق ہے اور یہ جتنی پرچیزز ہیں ۔ یہ transparent ہونی چاہئیں ۔ وزیر موصوف جو کہ نئے ہیں اور بہرحال ان کو بریف ملا ہوگا نہایت شریف آدمی ہیں ۔ اس سلسلے میں انکوائری خود بھی کریں گے کہ ایسا تو نہیں ہے کہ ان کو جو بریف دیا گیا ہے ۔ واہ انڈسٹری میں اس طرح کے کئی فیصلے ہوئے ۔ اس میں بھی چیزیں پکڑی گئی ہیں ۔ ایک مرتبہ واہ میں یہ ہوا کہ کچھ کنٹریکٹس پاکستانی سپلائرزکر رہے تھے ، ان کو فارن دیا گیا ، ڈالرز بھی دئے گئے اس لئے کہ اس کا کسی پاکستانی کو آرڈر نہ ملے ۔ تو ہمارے پاکستان میں بھی چیزیں بن رہی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بہت سے پرزے پاکستان کے سائنسدان بنا رہے ہیں اور ان کا تجربہ ان ویسٹرن parts سے بہتر ہے لیکن چونکہ kick backs ان کو ڈالر میں ملتا ہے اور ہمارے افسران اگرچہ دیانتدار لوگ بھی ہیں لیکن چند لوگ ایسے ضرور ہیں جنہوں نے پورے معاشرے کو خراب کیا ہوا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں پوری وضاحت کریں اور اگر یہ غلط ہے اس کی اسی وقت ان لوگوں سے باز پرس کی جائے کہ انہوں نے اس کا بر وقت نوٹس کیوں نہیں لیا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ جی شکریہ۔جناب آفتاب شعبان میرانی صاحب، وزیر دفاع۔

Mr. Aftab Shaaban Mirani (Minister for Defence): Thank you. I would like to say first that this is not a recent occurrence. This issue dates back to 1989. So, from that point of view also this issue is not relevant to be brought into the House. Because this is not a recent occurrence. Any how I will go into the matter. No irregularities have been committed in the procurement of the Gun barrels. I would like to say this amount stated which they mentioned as roughly 8 million is incorrect, the amount is 3.48 million and it is also not correct that there was no competition. There was compitition and Chinese and the Australian firms applied

for it. But the only reason why these tenders were not called was that the Pressler Amendment came in, despite these restrictions, we had to obtain these items as they were very badly needed by the Army. These barrels are meant to be mounted on tanks. So that is why these quotations were just called from different countries to keep it in a hush hush manner so that the Pressler Amendment does not get involved and there could be a pressure on that country not to supply the equipment to Pakistan. And again coming to the other point...

جو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نام change کیا ہے کمپنی کا۔۔۔

It is a same company. The name has not been changed. Only the nomenclature of the company has been changed because of certain restrictions in that country.

تو میں گزارش یہی کروں گا کہ اس میں بالکل transparency ہے اور آئندہ بھی ہم transparency رکھیں گے ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ اس کو پریس نہ کریں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب سید فصیح اقبال صاحب ! منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد آپ اسے پریس کرتے ہیں ؟

**سید فصیح اقبال**۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! وزیر موصوف سے یہ تینوں چیزیں پتہ چلا کہ صحیح ہیں ۔ ایک تو ٹین این کا ٹیکنیکل مسئلہ ہے اگر کوئی ضمن 75، کا بھی ہے اور پتہ اب چلے تو اس ہاؤس کا فرض ہے کہ اس کا اسی طرح نوٹس لے جس طرح کہ یہ حالیہ واقعہ ہے ۔ ہمیں 89، کا تو پتہ نہیں اگر 89، کو بھی ہوا ہے تو غلط جہاں تک پریسلر ترمیم کا انہوں نے جتایا تو ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ پریسلر ترمیم آنے سے پہلے یا آنے کے بعد کون سے ملک آپ کو خود یہاں سامان پہنچاتے تھے ۔ یہ پریسلر ترمیم کوئی خدا کا حکم نہیں ہے۔ ایک ترمیم ہے اور وہ بڑی غلط طور پر پاکستان پر حاوی کی گئی ہے ۔ اس کے باوجود بھی جرمن نے پچھلے دنوں عراق کو کیا چیزیں دیں جس کی انکوائریاں ہو رہی ہیں جس کی انٹرنیشنل economic sanctions ہیں جن کے اوپر یو این sanctions ہیں ۔ اس کے باوجود ان کو چیزیں پہنچ رہی ہیں ۔ ہمارے پاکستان

پر صرف ایک لابی پڑی ہوئی ہے امریکہ کی ' جنھوں نے ایک ترمیم نیوکلیئر سائنس ' نیوکلیئر اہلیت کے بارے میں لگایا ہے تو سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو کہا کہ ٹرانسپیرنسی رہے گی ' اس کا معاملہ تو یہ آئیندہ کریں گے یہ جہاں تک انہوں نے بتایا کہ وہی کمپنی ہے کوئی change نہیں کیا تو یعنی وہی چیز ہے دوسری بوتل میں لایا گیا ہے ۔ بہرحال میں پریس نہیں کرتا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ not pressed ' شکریہ جناب ۔ اگلی پروفیسر خورشید احمد صاحب ' نمبر ۷ ۔ اس کو defer کر دیں ۔ اب جی آئیٹم نمبر ۳' منظور احمد گچکی صاحب ۔

The Constitution ( Amendment ) Bill, 1993-

**جناب منظور احمد گچکی**۔ میں جی اس کو move کرتا ہوں ۔

I hereby move to further amend a Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جی' ڈاکٹر شیر افگن صاحب ' وزیر برائے قانون ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ جی میں اس کو oppose کرتا ہوں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ opposed' جی ' منظور احمد گچکی صاحب۔

**جناب منظور احمد گچکی**۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! مجھے یقین ہے کہ اگر میں یہ move کرتا کہ I am going to propose Mr. Leghari as a presidential candidate تو یہی کہہ دیتے کہ opposed ۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! یہ ترامیم جو میں نے move کی ہیں یہ وہی ہیں کہ جو مستقل تین سال سے یہ خود' اس کی پارٹی ' اس کی لیڈر شپ ' اس بارے میں چیختی رہی ہے ۔ اس میں مکمل طور پر آٹھواں ترمیمی بل ہے ' اس میں وہ تمام ترامیم ہیں جو یک طرفہ اس دور میں کی گئی ہیں ۔ یہ جو ابھی حکومت بر سراقتدار آئی ہے ' اللہ کرے کہ یہ اپنے وعدے پر قائم رہے ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ کہ نیوسوشل کنٹریکٹ ' تو اس کو میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ صوبائی اور فیڈرل حکومتوں کے درمیان distribution of rights متعین کرے گی ۔ اس میں ' میں نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ ان تمام چیزوں کو لے آؤں۔

جناب چیئرمین ! یہ اتنا نازک مسئلہ ہے کہ اگر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش

نہیں کی گئی تو اس سے جمہوریت اور یہاں کا فیڈرل سٹرکچر داؤ پر لگ جائے گا ۔ جناب چیئرپرسن ! آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنے ملک کا آدھا حصہ کھویا صرف اس لئے کہ ایک حصے نے محسوس کیا کہ ان کے تمام حقوق چھینے گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ step by step انہوں نے تحریک چلائی اور پھر ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے یا western interest کی وجہ سے مجبور ہو گئے کہ انہیں دھکا دے کر باہر کر دیں ۔ بس بنیادی وجہ ہی یہی تھی کہ ہم نے یہاں پر مختلف خطوں کے لوگوں کے حقوق سے انکار کیا نہ صرف deny کیا بلکہ ہم نے اس ملک کے مختلف صوبوں قومیتوں کو subjugate کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ہمارے ملک کے حکمرانوں کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ اسے یہاں پر exploit کرو۔ یہاں پر class exploitation ، یہاں پر National exploitation موجود ہے اور آج میں کہتا ہوں کہ یہ سب سے زیادہ موجود ہے ۔

جناب چیئرپرسن صاحبہ ! یہ آنکھیں کھول لیں کہ ایک خطے میں اگر چار پانچ قومیں بستی ہیں اور اگر آپ نے ان کے equal rights deny کئے تو اس کا انجام وہی ہوگا جو اس وقت سوویت یونین میں ہوا ہے یا Eastern Europe میں ہوا ہے ۔ یہ اپنی دانست سے اور دنیا کے حالات سے سیکھ لیں کہ دنیا کی کوئی بھی قوم غلامی کی حیثیت سے کسی کے ساتھ اپنے آپ کو اکٹھا نہیں رکھ سکتی ہے جو Volunteer Federation ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ یہاں پر Constitution میں جمہوریت کے خلاف بھی اگر کوئی چیز آتی ہے تو ہم وہ amend کریں اور اگر یہاں پر nationalities کے rights کے بارے میں کوئی چیز ہو تو اس کے خلاف ہم اٹھ کھڑے ہوں اور اگر وزیر موصوف یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کو deny کرنا چاہتا ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ وہ "Floor of the House" پر اس بات کو کہے کہ وہ 8th amendment bill کے حق میں ہیں ، یہ کہے کہ provincial rights نہیں ملنے چاہئیں، یہ کہے کہ subjects کو متعین نہ کیا جائے ، یہ کہے کہ دونوں ہاؤس proper طریقے سے function کریں ۔ ان میں تمام چیزیں موجود ہیں ۔ صرف technically یہ بات کہنا کہ چونکہ پرائیویٹ ممبرز کی طرف سے آیا اور ہم اس ہاؤس کے ممبر ہیں ، ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ اگر ہم ایک چیز کو سمجھتے ہیں کہ غلط ہے آئین میں کوئی غلطی ہے ، کوئی کمزوری ہے تو ہم اس کو move کریں ۔ یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے گورنمنٹ کا نہیں ہے۔ جب تک وزیر صاحب جو ہے اٹھ کر کھڑے نہیں ہو جاتے ہیں اور ایک چیز کو move نہیں کرتے تو یہ ہاؤس سے پاس نہیں ہو سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ

ہم سب کا حق بنتا ہے ۔ اس amendment کو کم از کم ایک سال تک ہم نے بیٹھ کر بنایاہے ، اس میں تمام قانون دان بھی موجود تھے ، پارلیمینٹرین بھی موجود تھے ' اس میں even پیپلز پارٹی کےلوگ بھی موجود تھے ' اس میں مسلم لیگ کے لوگ بھی موجود تھے ۔ سب نے مل بیٹھ کر بڑی محنت سے بنایا ہے۔ میں جناب والا! اس پر stand لیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو clause by clause لیا جائے اور اگر ان میں ہمت ہے تو اس کی نفی کر دیں۔ شکریہ !

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ ڈاکٹر شیر افگن صاحب ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ میڈم چیئرپرسن ! میری مراد یہ نہیں ہے کہ میں اس کے بالکل ہی مخالف ہوں اور محض مخالفت کروں کہ یہ ہمارے ایک معزز رکن پرائیویٹ ممبرز ڈے پر لائے ہیں پرائیویٹ بل کی شکل میں میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں اس سلسلے میں چھ باتیں اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور اس معزز رکن کے سامنے بھی۔ بات یہ ہے کہ حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ انشاء اللہ وہ بہت جلد دستور میں ایک ترمیم کا بل لانا چاہتی ہے ۔ چونکہ اس میں بہت سا کالا قانون داخل کر دیا گیا تھا جس کا نام آٹھویں ترمیم ہے۔ علاوہ ازیں میں نے اسے سرسری طور پر دیکھا ہے اس میں بہت ساری ٹیکنیکل غلطیاں بھی ہیں۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں ۔ بے شک اسے بنانے والے بھی ماہر ہوں گے لیکن Frderal Legislative List Part I and II میں جو انہوں نے فرق رکھا ہے ان کا بنیادی طور پر اب دستور میں وجود ہی نہیں ہے اور اگر یہ غور سے آرٹیکل ۷۰ پڑھیں تو اس دستور کی ترمیم سے چونکہ اب بل جو ہے دونوں ہاؤسوں سے originate ہو سکتاہے ' Federal Legislative List Part I جو بنیادی طور پر رکھی گئی تھی کی مراد صرف یہ تھی کہ وہ بل صرف اور صرف قومی اسمبلی سے originate کرے گا اور اس کے لئے پارٹ I جو تھی وہ مختص تھی اب دونوں ایوانوں سے بل لایا جا سکتا ہے اور وہ آگے بڑھایا جا سکتاہے اس لئے اگر ہم یہیں سے دیکھیں تو ابھی تک اس ایوان میں جو ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے پارٹI اور 2 ہے۔ اب جو شیڈول میں تصحیح نہیں کی گئی تو یہ جنرل صاحب کی نگاہ میں نہیں آیا اور اس نے اس وقت یہ تصحیح نہیں کروائی ۔ بہت سی اور بھی غلطیاں ہیں ۔ ہمارے بھی خیالات ہیں ۔ اب قومی اسمبلی ہے اور سینٹ ہے' معزز ایوان ہیں ۔ ایک ایوان بالا ہے اور ایک ا یوان زیریں ہے اور اس میں تھوڑا سا فرق ہے اور میں یہ معذرت

کے ساتھ عرض کروں گا کہ بنیادی طور پر جو منی بل کے بارے میں اس میں ترمیمیں لائی گئی ہیں - بڑی خوش آئند بات ہے کہ ہمارا ایوان بالا بھی money bill کو ڈیل کرے، بجٹ کو deal کرے لیکن اس میں ایک کیریکٹر ہمیں لانا ہوگا کہ یہ directly elected ہاؤس ہو تو ہمیں یہ منظور ہے۔ صحیح معنوں میں ہمیں balance کرنا پڑے گا - اب اس میں ایک بات کی میں اور بھی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر صدر قومی اسمبلی توڑ دے تو اس کی توثیق جو ہے ہمارا یہ معزز ایوان کرے گا - مجھے افسوس ہے کہ اپنے بھائی کے قتل پر مہر ثبت کرنا اس ایوان کا کام نہیں ہے -مجھے اس سے اختلاف ہے اس لئے اس کی توثیق، تصدیق یا تردید کا مسئلہ ہی نہیں ہے - میں کہتا ہوں ---

**میڈم قائم مقام چیئرمین** - ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب،پوائنٹ آف آرڈر۔

**ڈاکٹر بشارت الہیٰ**- یہ ختم کرلیں - اس کے بعد مجھے ٹائم دیں -

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**- بہت ساری انہوں نے ابھی اچھی چیزیں دی ہیں - اس کے ہم ہمنوا ہیں - بہت سارے میدان ہیں - اس میں ہماری خواہش ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو بل آ رہا ہے - گورنمنٹ کی طرف سے جو چیزیں اکاموڈیٹ ہو سکیں گی وہ ہم افہام و تفہیم سے کریں گے اور خوبصورتی سے لائیں گے- یہ بھی میں آپ سے وعدہ کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ کا بل تیار ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ پہلے ہی سیشن میں آئے - اس میں دیر ہو سکتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ملتوی ہو جائے میری یہ معزز رکن سے گزارش ہوگی مجھے اس لئے بھی اعتراض نہیں ہے اگر سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے تو بھی اچھی بات ہے لیکن پہلے میں گزارش کرنا چاہتا تھا اسے oppose کرنے کا میرا مدعا یہ تھا کہ میں منظور صاحب کی منت کروں کہ وہ یہ اپنا بل واپس لے لیں اور جو بل آئے گا اس میں ہم ان سے بیٹھ کر جو چیزیں مناسب ہوں گی اس میں سمونے کی کوشش کریں گے کیونکہ پیپلز پارٹی کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیوں کا ماسوائے چند افراد کے آٹھویں ترمیم پر یہ اتفاق ہے کہ یہ کالا قانون تھا جو 73 ء کے دستور میں سمو دیا گیا اور ایک شخص نے اسے سمویا- گو ایوان نے توثیق کی بلکہ مہر لگائی، انہوں نے اس کو دیکھا نہیں ہے - اس لئے ہماری یہ خواہش ہے کہ اور تمام پارٹیوں نے اپنے اپنے منشور میں قوم سے یہ وعدہ کیاہے - میں نے انفرادی طور پر الیکشن لڑا - میں نے بھی اپنے

علاقے میں کہا کہ اگر پارٹیاں یا حکومت یا اپوزیشن آٹھویں ترمیمی بل کو دستور سے نکالنے کے لئے بل نہیں لائیں گی تو میں انفرادی طور پر لاؤں گا ۔ اس لئے میڈم ہماری یہ خواہش ہے کہ اس دستور کو اس کالے قانون سے صاف اور پاک ہونا چاہئیے جو ہماری مشکلات ہیں مثلاً صوبے اور وفاق کے درمیان توازن نہیں ہے ، ایک دوسرے کے ساتھ خوش گوار تعلقات نہیں ہیں۔ جو صوبے یہ محسوس کرتے ہیں انہیں صوبائی خودمختاری صحیح معنوں میں نہیں ملی ہے۔ توازن محسوس نہیں کرتے ۔ گھٹن سی محسوس کرتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ وفاق اور صوبوں کے درمیان بیلنس لائیں ۔ ان کے بہترین تعلقات ہوں ۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہو ۔ کام کرنے کا سلیقہ ہو ۔ اس لئے میں معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ اس سطح پر مہربانی کرنا چاہتے ہیں تو ان کی ہمارے پر شفقت ہوگی اگر نہیں کرنا چاہتے تو میں گزارش کروں گا کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ شکریہ!

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب منظور گچکی صاحب ۔

**جناب منظور احمد گچکی** ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح وزیر موصوف نے ابھی فرمایا اس میں بہت سے سقم ہیں اور اس میں بہت سی خرابیاں ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ ظاہر ہے کہ میں انسان ہوں جنہوں نے اس کی ترمیم کی ہے وہ بھی انسان ہیں ----

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ وہ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔ میں نے انہیں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا کیا ہے ۔

**جناب منظور احمد گچکی**۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! میں سمجھتا ہوں انہوں نے جس طریقے سے ایک مثال دی کہ اگر صدر صاحب اسمبلی dissolve کرنا چاہیں تو مہر لگانے کے لئے سینٹ کو بھیجنے کی بات ہے اس کو آپ پہلے پڑھ لیں، اس میں ہے،

Provided that when the President dissolves thc National Assembly in his discretion , his order of dissolution shall cease to be in force unless approved by the majority vote in the Senate within ten days.

اب اگر سینٹ اس کو oppose نہیں کرتا ہے تو وہ بات ختم ہو جاتی ہے اور اس نے جو

decision دیا ہے وہ غلط decision دیا ہے اس میں کونسی ایسی بات ہے کہ اس میں کوئی خرابی ہے ۔ دوسری اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں ایک آرٹیکل کی کلاز میں یہ ہے۔ The Cabinet is answerable before the National Assembly۔ اب سوال یہ پیدا ہوتاہے کہ کیبنٹ نیشنل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہے تو پھر سینٹ کی کیا ضرورت ہے ؟ اسکو وائنڈ اپ کرکے ہم لوگ گھروں کو چلے جائیں ۔ اس قسم کی amendment کریں جو جنرل صاحب بھول گئے تھے اور میں سمجھتا ہوں اس سے پہلے بھی ہمارے جو حکمران آتے تھے جن کے پاس two third majority بھی تھی ' جو پہلے بھی آئے تھے اگر اس کو move کرتے تو سینٹ کے ممبران جو ہیں اسے یقیناً وہ کرتے لیکن نہیں کیا گیا۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر یہ نہیں ہے کہ صرف 8th Amendment کی بات ہے ۔ یہاں پر ایک consensus موجود رہا ہے politicial parties میں اور میں سمجھتا ہوں کہ ملک قاسم صاحب نے خود اس کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے کام کیاہے یعنی autonomy کے مسئلے پر ۔ اسی لئے تو ہم آج بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ملک قاسم اگرچہ اس کا تعلق پنجاب سے ہے اورمسلم لیگی ہے ' بڑا positive role play کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ autonomy کا مسئلہ آپ کو حل کرنا پڑے گا ۔ صرف 8th Amendment پر بات نہیں چلے گی کہ آپ ایک چھوٹا سا مسئلہ لے کر اس کو move کریں گے۔ یہاں تو package deal کریں گے تو ہم آپ کے ساتھ شامل ہوں گے ۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں نے اس کو move کیاہے تو اس میں کون سی خرابی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جی! اس کو کس کے حوالے کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا right ہے۔ میں نے اس کوmove کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آگے بڑھایا جائے ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** عرض یہ ہے کہ انہوں نے جو نکات اٹھائے ہیں وہ بہت اچھے نکات ہیں ۔ اس پر سیر حاصل بحث ہو سکتی ہے گورنمنٹ کی طرف سے ۔ لیکن جناب منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ کمیٹی میں پیش کیا جائے ۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ انہوں نے oppose نہیں کیا ہے اور بس یہ introduce ہو گیاہے ۔ So the Bill is introduced اس کو introduce کر دیا گیاہے اور کوئی opposition نہیں ہے ۔ اصل یہ پوائنٹ ہے ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** جناب عرض یہ ہے کہ جہاں تک منظور گچکی صاحب

نے جو فرمایا ہے یعنی خودمختاری کے مسئلہ پر ۔ تو بات میں نے وہی کی ہے کہ اگر مطمئن نہیں ہیں تو ہم بیٹھ کر جو طریقہ کار ہوگا ہم اس پر اس کو in order لائیں گے ۔ دوسری بات جو انہوں نے فرمائی کہ توڑنے کی بات وہ کرتے ہیں کہ سینٹ اس کو دیکھے گی ۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں اور انشاء اللہ لائیں گے کہ توڑنے کی طاقت بھی کسی کے پاس نہیں ہوگی ۔

تیسری بات جو ہے وہ منی بل کے متعلق بات کر رہے تھے ۔ ہمیں خوشی ہوگی جب (یہ ہاؤس)direct آئے گا۔

چوتھی بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں اسے oppose ہی نہیں کرتا ۔ اگر میں oppose کرتا تو اس کے لئے آپ put کرتے ۔

Syed Muhammad Fazal Agha: As already stated by an honourable Senator, Abdur Rahim Khan, the honourable Minister did not oppose the Bill rather he has suggested that the Bill may be sent to the Select Committee. This means that the Bill has already been introduced to the House and refered to the Select Committee. I don't think there is any need of any further discussion on this issue.

Mr. Basheer Ahmed Matta: I want to raise a point of order that he has asked the leave of the House and not the leave of the Minister.

میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ merits تو تب آئیں گی جب introduce ہو جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ آپ بل ہاؤس کے سامنے پیش کریں۔So that we give leave to it.

Madam Acting Chairman : The question before the House is:

"Mr. Manzoor Ahmed Gichki has sought leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 1973]-"

*(The Motion was adopted)*

Madam Acting Chairman: So the leave is granted. Item No.4.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I move further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 1993]

Madam Acting Chairman : The Bill stands refered to the Standing Committee concerned.

اب اگلی آئٹم نمبر ۵ ہے ۔ اس پر ممبر صاحبان بولنا چاہیں گے یا میں وزیر صاحب کو درخواست کروں کہ وہ اس کو conclude کریں ؟ کیوں کہ یہ تو آپ نے نگران حکومت کے وقت شروع کروایا تھا ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا ! میں گزارش کروں گا کہ اس حوالے سے ایک بل پہلے سے قائمہ کمیٹی میں موجود ہے اور میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو بھی ذرا میدان میں لائیں ، مصیبت تو یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کی ترجیحات بدلتی رہتی ہیں ۔ جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو کچھ اور ترجیحات ہوتی ہیں اور جب حکومت میں آتے ہیں تو ان کی ترجیحات کچھ اور ہو جاتی ہیں۔ یعنی ترجیحات بدل جاتی ہیں یہ عجیب بات ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب وہ پہلے والا بل یہی تھا کہ( ۵۸ب) (۲) کے صوابدیدی اختیار کے استعمال سے پہلے سینٹ کو اعتماد میں لیا جائے ، یہاں پر آنے سے پہلے تو انہیں شرم آتی ہے کہ جناب ایوان سے اجازت لیں ؟ سپریم کورٹ کے پاس کیوں جاتے ہیں ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جب یہ discuss کریں گے تو دونوں issues کو ایک ساتھ لے لیں گے ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا ! ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پہلے ہی ایوان کی ملکیت ہے سٹینڈنگ کمیٹی میں ۔ اس کے متعلق ڈاکٹر شیر افگن صاحب پہلے تولیں پھر بولیں ۔

میر عبدالجبار ۔ پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا ! میری یہ گزارش ہے کہ آرڈر آف دی ڈے کے تحت ایک چیز رول ۱۹۴ کے تحت آ رہی ہے یقیناً یہ پراپرٹی تو ایوان کی ہے ، اس میں شک نہیں کہ اس پر بحث ہو مگر یہ تحاریک میں سمجھتا ہوں کہ اپنی افادیت کھو چکی ہیں کیوں کہ نہ

اب وہ پچھلی حکومت رہی ہے نہ وہ چیزیں رہیں تو ان تحاریک کو کسی نہ کسی طریقے سے ایوان میں بات کرکے نمٹایا جائے تاکہ اگلا بزنس ہو سکے ۔ لہذا اب یہ جتنی بھی تحاریک ہیں میری نگاہ میں اپنی افادیت کھو چکی ہیں ۔

Ch. Ahmad Mukhtar : The new economic package announced by the Care -taker Government is under review of the present government. And we are looking into the details. We do appreciate that the new economic package has given rise to certain increases in the commodities which are required by the common man. So, I would suggest that we should postpone the discussion to some other time when we have whole information and we can come out with our economic policies in this regard.

Madam Acting Chairman : Does the House agree to this proposal?

Mr. Basheer Ahmed Matta : If they want to revise this economic package and withdraw the increases in price of commodities, then it is well and good but they are not committing anything.

Ch. Ahmad Mukhtar: I said that the government is looking into the details. The government is in position only for last 17, 18 days and there are so many other things of importance where the Government is looking into. I am sure that the Prime Minister is aware of these things and definite suggestions will be brought to the notice of this House so that the escalation in prices is controled.

Madam Acting Chairman : So we defer it. We shall take it afterwards, i.e after the package is reviewed by the Government. Then, we will discuss that. Next item is number 6. Mr. Tariq Chaudhry, he is not here. Then no.7, Dr. Rehan Sahib. He is also not present.

**Dr. Bisharat Ellahi** : The motion of Tariq Chaudhry is already in the House.

**Madam Acting Chairman** : Anybody who wants to speak on item no.6.

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ تعلیم کے وزیر کے آجانے تک اس کو ڈیفر کر دیں تو بہتر رہے گا۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** منسٹر صاحب کون ہیں ؟

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔** منسٹر صاحب ابھی نہیں بنے ۔ جب بنیں گے تو یہ لے لیں گے اس کو ڈیفر کر دیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** آپ تشریف رکھیں ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید۔** میں جناب اس پر گزارشات پیش کروں گا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین۔** نہیں ، وہ کہہ رہے ہیں کہ متعلقہ منسٹر صاحب آ جائیں۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** منسٹر ایگریکلچر تو ہیں میرے خیال میں ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید۔** یہ تو جناب کیبنٹ کی collective responsibility ہے۔ No matter if there is no concerned Minister.

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** collective responsibility ہے لیکن ایک وزیر نے خود request کی ہے کہ اسے ڈیفر کریں اور اسے تب لیں جب متعلقہ منسٹر موجود ہوں ۔ اب یہ تو پھر courtesy میں آتا ہے ۔

اعجاز علی جتوئی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! میں عرض کروں گا کہ یہ بڑی important ہے agriculture policy ہے جو ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے ۔ اب آپ جائیں کہ اگر زراعت کے وزیر نہیں بنیں گے تو کیا وہ جو crops ہیں ، وہ رک جائیں گی ۔ ان کو بھی

روک لیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں جی! انہوں نے request کی ہے ۔ منسٹر کے آنے تک request کی ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میڈم چیئر پرسن لیکن میری عرض ہے اس میں کہ for instance اس وقت rice کی crop چل رہی ہے، کوئی پالیسی نہیں ہے، وہاں پر حالت یہ ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ تو وہ کہہ رہے ہیں ناں کہ next sitting میں منسٹر صاحب کے آنے تک۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔میری گزارش ہے صرف یہ کہ پچھلے سال کی price اس وقت grower کو ۱۵ سے ۲۰ روپے per mond کم مل رہا ہے۔ And there is no policy from the Government.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ تو متعلقہ منسٹر کو آنے دیں جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔نہیں جی۔ Government is responsible

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ request کی ہے گورنمنٹ نے Government is collective responsible for that.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کب تک اس کو ڈیفر کر رہے ہیں کیونکہ بات یہ ہے کہ یہ چھ مہینے کینٹ نہیں بنائیں تو ہم کیا کریں گے ؛

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ Next sitting میں وہ کروا رہے ہیں۔

Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi:-Next sitting means next Private Member's Day?

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جی next sitting میں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ یہ provisional allotment of days دیکھی ہے آپ نے۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جی ہاں! ابھی اسی پر discussion ہوئی تھی ۔ آپ بہت لیٹ آئے ہیں اس پر پہلے ہی بات ہو چکی ہے ۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی** ۔ نہیں جی ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بات یہ ہے کہ اس کو یا تو next day پر رکھیں یہ جو next coming sitting ہے کیونکہ یہ اگر Cabinet complete نہیں کرتے چھ مہینے تک تو کیا ہم تب تک بیٹھے رہیں اس انتظار میں کہ cabinet complete کریں یہ ۔ یہ پالیسی میٹر ہے میڈم چیئرپرسن صاحبہ ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ فضل آغا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔

**سید محمد فضل آغا**۔ میں بھی یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یا تو ہاؤس کی sitting ہونے سے پہلے یہ ہمیں لسٹ بھیج دیا کریں کہ فلاں فلاں Ministries کے منسٹرز آئیں گے اور وہی business transact ہوگا اور باقی نہیں ہوگا یا پھر یہ اس کو realize کریں کہ یہ collective ذمہ داری ہے ۔ منسٹریز اور سیکرٹریز جو ہیں وہ continuous process میں ہیں ۔ منسٹر آتے جاتے رہتے ہیں ' ان کے سیکرٹریٹ اور established Secretariat پڑا ہوا ہے ۔ کسی بھی منسٹر کو سیکرٹری صاحبان جیسے باقی cases میں brief کرتے ہیں اور یہ آکر وہی statement پڑھ لیتے ہیں جو سیکرٹری صاحبان ان کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں تو اس میں بھی کسی سے یہ brief لے کر آیا کریں اور ڈاکٹر شیر افگن صاحب تو بہت experienced آدمی ہیں۔ یہ پہلے بھی پارلیمنٹ میں اس ہاؤس کو face کر چکے ہیں ۔ میں تو ان کو " امرت دھارا" کہا کرتا تھا۔ اس لئے کہ جہاں سے بھی کوئی بات ہو تو ڈاکٹر صاحب جواب دے رہے تھے تو میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب یہ اچھی convention نہیں ہے ۔ پچھلی گورنمنٹ میں بھی یہی رہا کہ جی وزیر متعلقہ نہیں ہے تو آپ ہاؤس کا business transact نہ کریں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ فضل آغا صاحب ۔ ایک بات سنیں کہ اس چیز میں آپ کو پتہ ہے کہ سب سے زیادہ سختی اس بارے میں میں کرتی ہوں ۔ آج پہلا دن ہے انہوں نے آپ سے request کی ہے ۔ آپ next sitting تک ڈیفر کر دیں تو اتنی courtesy تو پھر اس ہاؤس میں ہمیشہ رہی ہے ۔ اس کے بعد آپ کو پتہ ہے کہ آپ سے زیادہ اس چیز میں میں سخت ہوں ۔I know that کہ یہ وزارت کی ذمہ داری ہے ۔

**سید محمد فضل آغا۔** چلیں، آپ کے کہنے پر پہلے دن کے لئے معاف کر دیتے ہیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** تو آج کے بعد کوئی منسٹر اگر نہیں ہوگا تو آپ کو پتہ ہے کہ اس کے ساتھ پھر کیا سلوک ہوتا ہے۔

**سید محمد فضل آغا۔** ٹھیک ہے جی۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** شکریہ جی۔ جناب گلزار احمد خان صاحب۔

**جناب گلزار احمد خان۔** آغا صاحب نے جیسے فرمایا ہے کہ establishment اور سارا administration موجود ہے، ان کی موجودگی میں ہر چیز عیاں ہوتی ہے اور ان سے انفارمیشن لے کر بات کر سکتے ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو administration ہے یا جو جتنے افسران ہیں وہاں پر محکمہ میں ان کا کام administrate کرنا ہے نہ کہ پالیسی بنانا ہے، بات ہو رہی ہے پالیسی بنانے کی اور پالیسی already موجود ہے جیسے میرے دوستوں نے کہا ہے لیکن اس میں تھوڑی سی modification اور improvement کرنی ہے جس کے لئے ابھی تک ہمارے وزیر صاحب کوئی نہیں appoint ہوئے، جب آ جائیں گے تو چند دنوں کی بات ہے کوئی مہینے نہیں لگیں گے، ایسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذرا سا حوصلہ کریں صبر سے کام لیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** جناب فضل آغا صاحب۔

**سید محمد فضل آغا۔** گلزار صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے اور ان کے statement سے معلوم ہوا کہ ان کو انہوں نے agriculture منسٹری کے لئے nominate کیا ہوا ہے and he is very much in touch۔ اس لئے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ کچھ ابھی amendments ہونی ہیں اور انشاء اللہ وہ مکمل ہونے کے بعد لائیں گے تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی کہ اگر گلزار صاحب Agriculture Minister ہو کر آئیں گے اور ہاؤس کو satisfy کریں گے۔

**Mr. Gulzar Ahmed Khan:** On point of personal explanation. There is nothing like that, I am sorry.

**Madam Acting Chairman:** Aijaz Jatoi Sahib on a point of order.

**جناب اعجاز علی خان جتوئی۔** یہ معاملہ بڑا important ہے اور ایگریکلچر پالیسی اس

گورنمنٹ کی ابھی تک نہیں آئی ہے ہمارے سامنے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ importance دی جائے اس موشن کو particular اور اس کو next rota day میں رکھا جائے کیونکہ یہ ایگریکلچر پالیسی ہے۔

We are talking about 85 % population of this country who are directly involved with the agriculture.

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ جی ' اگلی آئٹم' سید فصیح اقبال ۔

## Discussion on imposing fee for maintaining a dish antenna

**Syed Faseih Iqbal** : I hereby move that the House may discuss the policy of the Government regarding levy of annual fee for operating television sets and maintaining a dish antenna in the country.

**جناب اعجاز علی خان جتوئی** ۔ پوائنٹ آف آرڈر' میں نے کال اٹینشن نوٹس دیا ہے جو بڑا اہم ہے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ یہ میرے ایجنڈے پہ نہیں ہے جی اس وقت۔ فصیح اقبال صاحب ۔

**سید فصیح اقبال**۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! یہ جو اس وقت ڈش انٹینا کا مسئلہ ہے ' پورے ملک میں اور ریڈیو ' ٹیلی ویژن رکھنے پر حکومت نے فیس لگائی ہوئی ہے اور وہ بہت بھاری فیس ہے عام آدمی کے لئے لیکن جب ڈش انٹینا کا رواج ہوا تو اس وقت یہ ایک شجر ممنوعہ کے طور پر تھا یعنی محسوس ہوتا تھا کہ یہ کوئی status symbol ہے ۔ پہلے ڈش انٹینا کی قیمتیں ۵ ہزار تک تھیں لیکن آپ کو تعجب ہوگا اس وقت یہ دو ہزار میں مل جاتا ہے ۔ ایک ہزار روپے سالانہ ' یعنی اس میں حکومت کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور کوئی آئینی دفعہ نہیں ہے ' کوئی آئینی قانون نہیں ہے اگر کوئی آدمی کورٹ میں جائے ' چیلنج کرے تو ڈش انٹینا کا مسئلہ ہی ختم ہوتا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ حکومت نے ٹیکس نا دھندگان کو پکڑنے کی بجائے عوام کو پکڑا جا رہا ہے یعنی ڈش انٹینا پر آپ کا مسئلہ کیا ہے ؟ حکومت کا کیا مسئلہ ہے ۔ جب حکومت کا اس میں کوئی خرچ نہیں ہوتا اور دنیا میں آج یہ ایک معلومات کے حصول کا ذریعہ

ہے اور آپ عام آدمی کو اس سے روک رہے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے انفارمیشن منسٹر تو یہاں نہیں ہیں لیکن یہ انفارمیشن منسٹر کا مسئلہ بھی نہیں ہے ۔ یہ مسئلہ سب منسٹروں کا ہے۔ سب نے ڈش لگائی ہوئی ہے ۔ ماشاء اللہ اور اگر نہیں ہے تو خبریں سب دیکھتے ہیں ۔ آپ بتائیے کہ کیا یہ فیس ناجائز نہیں ہے؟

(مداخلت)

چیئرمین صاحب ! یہ مسئلہ آج ملک میں اس قدر مشکل بنا ہوا ہے جب کہ یہ زمانہ کمیونیکیشن کا ہے اور ڈش انٹینا کے اوپر فیس لگانا ، میرے پڑوسی ملک ہندوستان میں اور دیگر ممالک ہیں ، وہاں ڈش کا صرف لائسنس ۱۰۰ روپے ٹیلی گراف ایکٹ کے تحت ہیں ، یہاں پر دو ہزار روپے فیس لگائی ہے اور کہا گیا ہے کہ 1926 کے ایک ٹیلی گراف ایکٹ کے تحت ۔ ۱۹۲۶ میں کسی کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ٹیلکس آئیں گے ، فیکس آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صریحاً عوام کے ساتھ ---- یہ ان کو معلومات پہنچانے اور دنیا کو باخبر رکھنے کے لئے جو آج دنیا میں یہ ڈش انٹینا ہے ، یہ آپ کے سٹلائٹس ہیں ، اس سے دنیا کو کتنا بڑا فائدہ ہے۔یعنی تمام دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ علم اور معلومات کے لئے نہایت ضروری ہے اور ڈش انٹینا کا مسئلہ صرف پاکستان میں اس لئے ہوا ہے کہ کسی طالع آزما نے اپنے طور پر یہ بتایا کہ صاحب ۱۵ ہزار فیس--- پہلے ۱۵ ہزار فیس تھی اور اخبارات میں یہ خبریں آتی تھیں کہ آج صاحب پیر پگاڑا صاحب نے لگایا ہے ۔ آج شہر میں اتنے ہوٹلوں نے لگایا ہے ۔ اب ماشاء اللہ یہ گھر گھر میں لگا ہے۔ اس لئے کہ اس کی اپنی ویلیو تین ہزار ہے اور ایک دن آئے گا کہ آپ کے اوپر ڈش اینٹیا نہیں بلکہ ان سائیڈ کوئی ایسی واٹر آئے گی کہ آپ وہ واٹر لگا کر تمام دنیا کی خبریں دیکھیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے کو حکومت فوراً واپس لے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ ٹی وی کا خسارہ کیسے پورا ہوگا تو آپ ایسے پروگرام پیش کریں جس سے خسارہ ختم ہو ۔ صرف آپ لوگوں کے ٹیکسوں پر--- یعنی جب بھی ہو غریب عوام پر لگائے اور میں سمجھتا ہوں کہ dish antenna متوسط طبقے کے آدمی بلکہ ایک عام آدمی کا مسئلہ ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی دو ہزار کی جو فیس ہے اس کو ختم کیا جائے اور اس میں حکومت کا کوئی خرچ نہیں ہے ۔ صرف مفت میں فیس وصول کی جا رہی ہے ، ایک آرڈی نینس تک نہیں ہے اس کا ۔ میں نے تو یہ پوچھا کہ شاید حکومت کا اس میں کوئی آرڈی نینس ہو ، کوئی

ایکٹ ہو ۔ پتہ یہ چلا کہ حکومت نے غیر قانونی طور پر یہ وصول کرنا شروع کیا ہے۔ اس کو فوری طور پر واپس لیا جائے ۔

میں اپنے وزیر قانون صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ خدا را! جس طرح انہوں نے کالے قوانین کی ایک فہرست بنائی ہے ، یہی موقع ہے کہ حکومت ان سارے کالے قوانین کوختم کرے اور جو بھی لوگوں کو علم و ادب کو روکنے کے لئے ، علم کی روشنی کو بند کرنے کے لئے ایسے قوانین ہیں ، ان کو فوراً ختم کریں اور لوگوں کو نجات دلائیں ، بہت سے لوگ دے بھی نہیں رہے ہیں اور لوگوں نے اسے کورٹ میں چیلنج کیا ہوا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب موقع آ گیا ہے کہ اس پر ہاؤس کی رائے لی جائے اور اس کو واپس لیا جائے تاکہ یہ فیس کا مسئلہ ختم ہو جائے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ جی !۔ جناب شیر افگن خان نیازی صاحب ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ میڈم چیئر پرسن ! فصیح صاحب خود صحافی بھی ہیں اور ذرائع ابلاغ سے واقف کار بھی ہیں اور ان چیزوں کو جانتے بھی ہیں ۔ یہ جو ڈش انٹینا کی بات کر رہے تھے کہ بہت مہنگا ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ لوگ لگاتے ہیں جو مخیر حضرات ہیں ۔ غریبوں کے گھروں پر کبھی کسی نے ڈش انٹینا دیکھا ہو تو بات ان کی سچی ہے ۔ اب بات یہ ہے کہ یہ ادارہ ایک کارپوریشن ہے ۔ یہ آزاد ہے اور اپنی مالیات کے لئے اس کو گورنمنٹ کی طرف سے کچھ نہیں ملتا تو اس نے کچھ نہ کچھ بنانا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ٹیلیویژن کے پروگراموں میں چینل نمبر دو بھی آ رہا ہے اور پھر دنیا کے تمام ٹیلیویژنوں سے اس کے لئے معلوماتی چیزیں بھی حاصل ہو رہی ہیں ، تعلیم بھی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنی بڑی فیس نہیں ہے جس پر معزز رکن سینٹ نے اتنا زور دیا ہے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ مندوخیل صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر، پہلے ہی منسٹر صاحب بول رہے ہیں ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ نہیں، وہ جواب دے رہے ہیں جی ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** میں یہی بات کر رہا ہوں کہ جو یہ رول 194 کا موشن ہے ، اس پر منسٹر صاحب کی بات تو بڑی دیر کے بعد آئے گی ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** نہیں ، میں نے تو پوچھا ہے کہ کوئی بولنا چاہیے گا ۔ آپ بولنا چاہیے ہیں ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** اس کا مطلب ہے کہ آپ بلڈوز کر رہی ہیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** نہیں ، میں نے پوچھا ہے اور کون کون بول رہا ہے۔ اس وقت آپ خود باتوں میں ہوتے ہیں ۔ آپ کو خود ہی نہیں سمجھ آئی ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** نہیں جی ،ہم باتوں میں نہیں ہوتے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** آپ بولنا چاہتے ہیں اس ایشو پر ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** ہاں بالکل ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** پھر منسٹر صاحب آپ کچھ دیر بعد بولیں ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** ہمارے mover نے بات پیش کی ۔اس پر بات سب نے کرنی تھی ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین۔** میں نے کہا اور کون سب باتوں میں لگے ہوئے تھے۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** جناب، کوئی باتوں میں نہیں لگے تھے ۔ میں اسی پر بات کرنا چاہتا تھا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** آپ بولیں جی ،شیر افگن صاحب، ذرا غور سے سنیں۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔** جناب ، ہم فصیح اقبال صاحب کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے ایک اہم موضوع سینٹ میں پیش کیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ آج کے زمانے میں جو آج مختلف ذرائع ہیں ابلاغ کے ، اس میں دوسری چیزوں کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی بھی شامل ہیں ۔ ہم لوگ بڑے پسماندہ ہیں یعنی پہلے تو ریڈیو ، اس کو خریدنا، بعد میں ٹی وی ، پاکستان میں ٹی وی۔۔۔ کم از کم ہمارے بہت سے علاقے ہیں کہ آج بھی ہمارے علاقوں کے لئے

ٹی وی بوسٹر نہیں ہے ۔ جس علاقے سے میں ہوں ۔ اس میں تو بالکل یہ لوگوں کو موقع حاصل ہی نہیں ہے ۔ ہماری اپنی ہر گورنمنٹ نے اس حوالے سے کمزوری دکھائی ۔ اب جب کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے اتنی ترقی کی خودبخود ہمیں عالمی سطح پر ایسے تمام دنیا کے پروگرام ٹی وی کے مل سکتے ہیں اور پھر اس میں یہ کہوں گا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے اس میں مزید اضافہ کیا کہ جیسے ہمارے فصیح اقبال صاحب نے بھی فرمایا کہ پہلے یہ ڈش اینٹنا کنگری ہاؤس میں ۔ ایک بالکل ہمارے غریب یا متوسط لوگوں کے لئے کوئی ایسی بات ' ظاہر ہے کنگری ہاؤس کا ہم بڑا احترام کرتے ہیں لیکن اب یہ اتنا سستا ہو گیا ہے ۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے اتنی ہماری مدد کی' ہماری گورنمنٹ نے ہماری مدد نہیں کی ۔ ہمارے خزانے نے ہماری مدد نہیں کی ۔ عالمی طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی نے ہماری یہ مدد کی کہ اتنا سستا ہمیں ایک ذریعہ دے دیا ۔ اب اس ذریعے کو تو ہمیں ویلکم کرنا چاہیے ۔ گورنمنٹ کو بھی ویلکم کرنا چاہیے ۔ یہ سب کو ویلکم کرنا چاہیے ۔ ہمارے مختلف دوستوں نے کہا ' اس میں مزید جو مہنگائی کا مسئلہ ہے دیگر تفصیلات کے علاوہ ہماری گورنمنٹ اب دیوالیہ ہو گئی ہے ۔ ان کے پاس ایک پیسہ بھی خزانے میں نہیں کہ کسی کو تنخواہ ادا نہیں کر سکتے ۔ اس لئے انہوں نے یہ ذریعہ بنایا ہے کہ کوئی بھی چیز لیں' پانی پر ٹیکس لگا' گیس پر لگا' یہ ان کا ذریعہ ہے ۔ بجلی ذریعہ ہے ' فلاں ذریعہ ہے ' یعنی عوام پر بوجھ ڈالو۔ اب انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ڈش انٹینا بھی ایک phenomana سمجھیں یا فیکٹر سمجھیں' آ گیا ہے ۔ لہذا اس پر بھی ٹیکس لگا دیں ۔ کیونکہ ان کے پاس یہ ہے ۔ یہ میں اس موجودہ نگوورنمنٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ مجموعی طور پر جیسا کہ نگران گورنمنٹ نے تسلیم کیا ہے کہ ملک دیوالیہ ہے ۔ اب جس نے وہ کھایا ہے وہ تو ہم بات نہیں کرتے۔ بہرصورت اب یہ پوزیشن ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ واقعی ڈش انٹینا سے ایک بہت اچھا موقع ملا ہے لوگوں کو' بالکل یہ ذمہ داری گورنمنٹ کی تھی کہ اس کے بارے میں زیادہ رعایتیں دیتی بجائے اس کے کہ ان پر ایسی پابندی یا ٹیکسز لگائے اور ہمارے عوام کے لئے کوئی ذریعہ نہ رہے ۔ اس لئے میں حمایت کرتا ہوں اپنے فصیح اقبال صاحب کی اور مجموعی طور پر گورنمنٹ سے بھی اپیل کرتا ہوں اور شیر افگن صاحب نے آج حقیقت میں بہت اچھا رویہ اس ہاؤس میں اختیار کیا ہے ۔ وہ متوجہ ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ ہے کہ انہوں نے آج بہت اچھا رویہ اختیار کیا ہے کہ مثلاً ڈیموکریٹک ترامیم اور دوسری چیزیں جو ان کی اپنی پارٹی کے پروگرام میں ہیں ۔ ماس میڈیا عوام کے لئے ہے ۔ اس لئے ہم امید رکھتے ہیں کہ

ایسی گورنمنٹ اس پر پالیسی بنائے گی اور ایسے ناجائز ٹیکس ہٹائے گی وہ اس لئے کہ چونکہ گورنمنٹ ہے اور اس بات پر وہ اڑے رہیں ایسے ہم کوشش کریں گے ان سے request کریں گے کہ اس کا زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے اور ٹیکسز ختم ہوں ۔ مہربانی ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ محمد ابراہیم صاحب ۔

**جناب محمد ابراہیم خان** ۔ جناب چیئرمین صاحبہ ! میں کلی طور سے اپنے بھائی رحیم مندوخیل صاحب سے متفق ہوں ۔ انہوں نے جو نکات اٹھائے وہ بالکل درست ہیں اور بجا ہیں کہ ہمارا یہ ادارہ پی ٹی وی آخر لوگوں کو کیا سہولت دیتا ہے کہ صاف ' شفاف براڈکاسٹنگ دیکھی جا سکے۔ گاؤں میں دیہات میں دور افتادہ علاقوں میں ایسی کوئی سہولت نہیں ہے ۔ لوگوں کو ابھی تک بوسٹر دینے کی سہولت نہیں ہے ۔ لوگوں نے اگر اپنی کوشش سے اپنے اخراجات پر اگر ایک کوشش کی ہے دنیا کا خبروں کو دیکھنے کے لئے معاملات کو دیکھنے کے لئے یہ تو ان کے اپنے اعمال ہیں حکومت کا اس میں کیا کنٹری بیوشن ہے ۔ حکومت کچھ عوام سے تعاون تو کرتی نہیں ہے۔ عوام کو دیتی تو نہیں ہے اسلئے ایک مد ان پر حکومت نے دیکھ لی ہے کہ اس مد سے بھی پیسے آ سکتے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایسے ہی یہ بہی خواہ ہیں تو ذرا زاہد سرفراز جیسے آدمیوں کو ٹی وی پر وقت کم دیا کریں بہت بچت ہو جائے گی۔ مہربانی ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ جی ۔ میر عبدالجبار صاحب جی ۔

**میر عبدالجبار** ۔ شکریہ چیئرپرسن صاحبہ ! میں جناب فصیح اقبال صاحب اور جناب مندوخیل صاحب اور محترم ابراہیم صاحب سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ ذرائع ابلاغ پر یہ پابندی کیوں۔ ذرائع ابلاغ میں اخبارات ' آپ کے ٹی وی ' ریڈیو ' یہ تمام چیزیں آتی ہیں اور یہ علم کا ذریعہ ہیں۔ انسانیت کو علم جاننے اور علم سیکھنے کے لئے ذرائع ابلاغ کو پڑھایا جاتا ہے ۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم چھوٹے تھے جب ہم غلام تھے انگریزوں کے تو اس وقت ریڈیو جب انٹروڈیوس ہوا تو اس وقت کی حکومت نے جس کے ہم محکوم تھے اس کی ہم رعایا تھے ۔ انہوں نے چوراہوں پر پبلک پلیسز پر ریڈیو لگوائے تاکہ لوگ خبریں سنیں اور متوجہ ہوں اور ان کو اس وقت دنیا کے حالات کا علم ہو سکے کیونکہ اس وقت ریڈیو ایک بالکل نئی چیز تھی اور جو ابلاغ کا موثر ذریعہ تھا ۔ جناب ہم چھوٹے چھوٹے تھے ' شام کو ہم اپنے شہر سبی میں جا کر چوراہوں پر

اکٹھے ہو جاتے تھے جہاں چوک پر ایک ریڈیو رکھا ہوتا تھا ۔ اس سے خبریں سنتے تھے ۔ دوسرے پروگرام دیکھتے تھے تو یہ ہر جگہ پر انہوں نے سات آٹھ جگہوں پر شہر میں یہ رکھے ہوتے تھے ۔ تو وہاں انٹروڈیوس کیا گیا ۔ یعنی ریڈیو حکومت وقت نے خود انٹروڈیوس کیا تاکہ عوام مستفید ہوسکیں ۔ اب جیسا کہ وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ غریب ڈش انٹینا خرید نہیں سکتا ۔ تو میں ان سے گزارش کروں گا کہہ جناب والا! کہ غریب اگر خرید نہیں سکتا تو غریب کے لئے آپ پبلک چوراھوں میں اس ڈش انٹینا کا بندوبست کریں تاکہ ہر شخص اس کو دیکھ سکے اور اس علم سے مستفید ہو ۔ عوام علم سے کیوں نہ مستفید ہوں ۔ آپ کیوں ہم کو اندھیروں میں لے جاتے ہیں ۔ آپ کیوں ہم کو پچھلی صدی میں لے جاتے ہیں ۔ جیسا کہ ہمارے مندوخیل صاحب نے فرمایا جناب آپ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتی ہیں آپ کو علم ہے کہ ہمارے ہاں ایسے علاقے اب بھی ہیں جہاں پر ہمیں ٹی وی بوسٹر نصیب نہیں ہے ۔ ہم ٹی وی کی نعمت سے محروم ہیں ۔ یہاں بات تو ڈش انٹینا کی ہو رہی ہے مگر ہم تو اب تک ٹی وی سے محروم ہیں۔ جناب اس طرف توجہ فرمائی جائے اور اس ذرائع ابلاغ کو جو کہ ایک بہت اچھا میڈیا ہے جس سے آپ عوام کو محروم رکھنا چاہتے ہیں ۔ اب دنیا جو سیٹلائٹ کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں علم عام کر رہے ہیں ، سیٹلائٹ آپ نے نہیں بنایا ۔ ہم نے تو سیٹلائٹ نہیں لگایا ، سیٹلائٹ لگایا ہے اور لوگوں نے اور ترقی یافتہ ملکوں نے لگایا ہے ۔ ہم تو اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ آپ اس استفادے سے ہم کو محروم رکھنا چاہتے ہیں کیوں ؟ آپ کا کوئی کمال اس میں نہیں ہے وہ تو ان ملکوں کا کمال ہے جنہوں نے سیٹلائٹس لگائے ہیں ۔ آپ ہم سے کس چیز کی فیس لیتے ہیں ۔ اس لئے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اس میڈیا کو وسیع کیجئے اور ہر شخص کو اجازت دیجئے کہ ڈش انٹینا کو استعمال کرے ۔ شکریہ !

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔** بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ شکریہ میڈم ۔ جناب آج کل زمانہ آزادی صحافت یا الیکٹرونکس میڈیا یا اطلاعات کے ذرائع پر قدغن لگانے کا نہیں ہے ۔ آج کل ہے زمانہ کہ اس کو جتنی زیادہ وسعت دی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ ہر ایک مسئلہ چاہے وہ بین الاقوامی ہو ، چاہے وہ قومی ہو ، چاہے وہ کسی ڈسٹرکٹ یا صوبے تک محدود ہو اس کی اطلاع اور

اس کی خبریں ہر ایک کے گھر میں ہر شہری کے گھر میں پہنچنا ہر شہری کا حق ہے ۔ اب یہ جو ذریعہ ڈھونڈا گیا ہے کہ چلو جی پندرہ ہزار سے دس ہزار ہو گئی ٹھیک ہے لیکن ٹیکس لگانے کا مقصد تو یہ ہوا کہ اس کو کنٹرول کیاجائے ۔ لوگوں کو ستانے کی کوشش کی جائے کہ وہ یہ ڈش انٹینا یا اور کوئی ذرائع ابلاغ جن پر زیادہ ٹیکس ہو وہ استعمال نہ کریں اور اس طرح سے وہ ہمارے ملک کی اپنے ملک کی یا باہر کے ممالک کے احوال سے یا خبروں سے وہ خبر دار نہ ہوں ۔ میری گزارش جناب یہ ہے کہ میرا تو تعلق جس طرح سے میرے دیگر دوستوں نے کہا ایک ایسے ایریا سے ہے جو کہ بالکل ہی پسماندہ ہے وہاں تو بعض جگہ ٹی وی بھی کام نہیں کرتا ۔ وہاں تو بوسٹر کے لئے ہم چلا چلا کر کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بوسٹر دے دو دیر کے لئے وہ تو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے سے نکالتے ہیں ۔ اب یہ ڈش اگر عرب سے لوگ لے کر آئے ہیں انہوں نے تھوڑے تھوڑے سے لگائے ہیں تو اس سے اگر وہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں تو اس پر بھی قدغن لگانا ' یہ بالکل نا مناسب بات ہے ۔ بہتر تو یہی ہے کہ کہ اس کو کھلی چھٹی مل جائے اس پر کسی قسم کا ٹیکس نہ ہو ۔

کارپوریشن کے بننے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب بھی یہ جو جی چاہے کرے ۔ آج اس کے ریونیو کم ہو گئے کس لئے ! اس لئے کہ آج اس نے بڑی بڑی تنخواہوں والے لوگ رکھے ہوئے ہیں ۔ بڑی بڑی گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں اور بڑی بڑی سہولتوں سے وہ فائدہ اپنے آپ کو پہنچا رہے ہیں ۔ اس واسطے ان سہولتوں کے لئے جو قیمت ادا کرنا پڑتی ہے وہ عوام اپنے پلے سے دے دیں ۔ ادھر بجلی کا بل بھی زیادہ بڑھتا رہے اور دونوں چیزوں کی وجہ سے دوسری چیزوں کی قیمتیں بھی بڑھتی رہیں اور عوام پستے رہیں اور یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں یا کچھ وقت اس میں لگا کر روزمرہ کی مصروفیات کا جو بوجھ ہے وہ بھلا سکتے ہیں۔ اس پر بھی یہ قدغن لگائیں تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اب پاکستان کو اس ریجن سے نکلناچاہئیے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم اکیسویں صدی میں داخل ہوں گے تو داخل اس قدغن کے ساتھ نہ ہوں۔ داخل اس طرح ہوں کہ میرے دیر میں بھی کہیں دو ایک بوسٹر ہوں وہاں پر بھی یہ آزادی ہو۔ وہاں پر ہر جگہ یہ ٹیلی ویژن کام کر سکے اور سارے ملک میں کسی قسم کی انفارمیشن پر کوئی پابندی چاہے وہ ڈائریکٹلی ہو یا ان ڈائریکٹلی ہو یہ قابل مذمت ہے ۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو چیز انہوں نے کی ہے گورنمنٹ نے کی ہے' یہ دو ہزار کا

ٹیکس لگایا ہوا ہے یہ بہت ہی ناجائز ہے بلکہ اب تو یہ سب کچھ فری ہونا چاہیے تاکہ اس سے عوام زیادہ تر فائدہ اٹھا سکیں۔ شکریہ!

**میڈم قائم مقام چیئرمین ۔** شکریہ۔ جناب بشیر مٹہ۔

**جناب بشیر احمد مٹہ۔**میڈم چیئر پرسن! میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں ' صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا زمانہ جس کو ہم civilized زمانہ ' متمدن زمانہ کہتے ہیں ' اس سے لوگ زیادہ سے زیادہ نالج' وہ جس قسم کا بھی نالج ہو' acquire کرتے ہیں بلکہ جو بھی positive intention کے لوگ ہیں یا گورنمنٹس ہیں یا ممالک ہیں یا آرگنائزیشنز ہیں ' ان کی کوشش ہے کہ عوام کے پاس جتنا زیادہ علم پہنچ جائے ان کے پاس جتنا زیادہ conciousness پہنچ جائے ' اچھا ہے ۔ کیونکہ ان کو اپنے حقوق کا بھی پتہ چلتا ہے ' دنیا کے نقشے کا بھی پتہ چلتا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور ہم کتنے آگے ہیں یا کتنے پیچھے ' میں تو میرے خیال میں پاکستان یا اس قسم کے ایشیاء میں دو چار ہی ممالک ہوں گے جو اتنے بدقسمت ہیں کہ جو انفارمیشن کی ترویج یا dissemination پر بھی پابندی لگاتے ہیں ۔ یہ تو بہت ہی ظلم ہے۔ آپ دو ہزار روپے ڈش انٹینا پر ٹیکس لگاتے ہیں ایک ندی میں پانی بہہ رہا ہے جو قدرت کی طرف سے ہے ۔ سیٹلائٹ آسمان میں اور لوگوں نے پہنچایا ہے اور یہ ڈش انٹینا بھی کسی اور ملک میں بنتا ہے تو آپ خود کچھ دیتے نہیں ہیں لیکن جو دوسروں کا پانی ہے وہ بھی آپ نہیں دینا چاہتے۔ یہ تو بہت بڑا ظلم ہے لیکن یہ بھی مجھے عجیب و غریب لگتا ہے کہ آپ نے ریڈیو پر بھی لائسنس رکھا ہے It is preposterous, it is unthinkable in the 20th century کہ آپ ریڈیو کے لئے بھی لائسنس بنائیں ۔ اس کا پرچہ بھی بنائیں اور پھر اس کی چیکنگ بھی ہوتی ہے کیوں پابندیاں ہیں انفارمیشن پر آپ کی گورنمنٹ' اس کی میں خصوصاً بات نہیں کر رہا ہوں' وہ وزیر ابھی بیٹھے ہیں یہ تو نو وارد ہیں بیچاروں کو ابھی پتہ نہیں ہے ان کے تجربے گورنمنٹ میں پہلے بھی تلخ ہوئے ہیں لیکن عجیب سا فیشن ہے اس ملک میں کہ ہر چیز پر پابندی ہے قدغن ہے گورنمنٹ لوگوں کو کیا دیتی ہے آپ دیکھئے ہسپتالوں کی کیا حالت ہے سکولوں کی کیا حالت ہے تو ایک اگر فری ان کو تفریح یا نالج کا ذریعہ ملتا ہے اس پر آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ قدغن لگائیں ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ریڈیو پر لائسنس بالکل ridiculous لگتا ہے ۔ آپ کسی اور جگہ سے پوچھیں گے تو

لوگ ہنسیں گے آپ کے اوپر البتہ ٹی وی کے اوپر جو ٹیکس لگایا ہے اس میں ایک چیز ہے میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! ہم تو غریب صوبوں کے لوگ ہیں ۔ آپ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتی ہیں اس ملک میں کچھ خاص لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ کئی چیزیں ہم تک محدود رہیں ۔ یہ اس کے لئے بھی تیار ہیں کہ ڈش انٹینا کا ایک لاکھ روپیہ ماہانہ دیں مگر عام آدمی اس کو نہ دیکھے تو گورنمنٹ کے آفسرز میں، گورنمنٹ کے بالا echelons جو ہیں ' پولٹیکل اور ایڈمنسٹریٹو ' ان میں ان لوگوں کا عمل دخل ہے ۔ ٹی وی ڈش انٹینا پر ٹیکس اس لئے لگاتے ہیں کہ کچھ لوگ تو سگار منہ میں دبا کر خاص پروگرام دیکھیں مگر عام لوگ نہ دیکھیں ۔ یہ لوگوں کے ساتھ ایک طبقاتی ظلم ہو رہا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب تو بڑے لبرل آدمی ہیں ۔ ہم نے ان کے ساتھ پہلے بھی کام کیا ہے جب ڈپٹی تھے اب تو ماشاء اللہ پروموٹ ہو گئے ہیں ۔ ہم ان کو مبارک باد بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپوزیشن نہ کریں اور اگر کچھ کام کرنا چاہتے ہیں تو یکسر لائسنس وغیرہ ٹی وی اور ریڈیو کے ختم کریں ۔ شکریہ !

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اعجاز جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی ۔ شکریہ میڈم چیئر پرسن ! ہم تو مکمل اس کی تائید کرتے ہوئے اس وقت آپ دیکھیں گے کہ بیسویں صدی کے آخری عشرے میں دنیا نے جو تبدیلیاں دیکھی ہیں آپ نے دیکھا کہ ایسٹرن یورپ میں کیا ہو رہا ہے ۔ آپ نے دیکھا کہ سوویت یونین کے اندر کیا ہوا ۔ اس میں جتنا الیکٹرانک میڈیا نے رول پلے کیا اس میں آپ دیکھیں گے کہ ہمارے ٹیلیوژن کی جب خبریں آتی ہیں اس سے زیادہ خبریں جو پاپولر ہیں وہ بی بی سی نیوز کی ہیں یا سی این این کی ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے ٹی وی کی کریڈیبلٹی ختم ہو گئی ہے۔ مسلسل گورنمنٹ نے اس کو اس طرح سے استعمال کیا ہے کہ اپنے منشور کا پرچار بنانے کے لئے استعمال کیا ۔ وہاں اعتماد اٹھ گیا ان سے ۔ ریموٹ ایریا میں آپ کو پتہ ہے میڈم چیئرپرسن! آپ بھی میری طرح سے کافی دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں ریمورٹ ایریا سے وہاں پر ٹیلیویژن کا جو پروگرام موصول ہوتا تھا اس میں اگر مرد بول رہا ہوتا تھا تو لگتا یہ تھا کہ کوئی اور چیز بول رہی ہے کچھ اس کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اس کا کیا ہو رہا ہے اور کسی چیز کی آوازیں آ رہی ہیں وہ کوئی کلیئر ریسپشن نہیں تھا۔

اب پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت کو یہ پتہ ہونا چاہئیے کہ ان کا کیا کنٹریبیوشن ہے اس ڈش انٹینا میں ان کے یہاں لانے میں اور اس ڈش انٹینا کے حوالے سے سیٹلائٹ میں ان کا کیا کنٹریبیوشن ہے ۔ کتنے سیارے انہوں نے سیٹلائٹ فضا میں بھیجے ہیں ۔ کتنے سیٹلائٹ سٹیشن انہوں نے اپنے قائم کئے ہیں ۔ جس کی وجہ سے وہ کہیں کہ ہمارا سیٹلائٹ کے اوپر اتنا خرچ آ رہا ہے ۔ وہ اس خرچ کو ریکور کرنے کے لئے کہیں نہ کہیں پالیسی بنانی ہے ۔ ہمیشہ ٹیکسز جب حکومتیں وصول کرتی ہیں تو عوام کی بھلائی کے لئے استعمال ہوتے ہیں ٹیکسز ہمیں یہ جتایا جائے کہ اس حکومت نے الیکٹرانک میڈیا میں کون سا یہ انقلاب برپا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ دو ہزار اس کے اوپر ٹیکس لگاتے ہیں ۔

میڈم چیئرپرسن ! میں سمجھتا ہوں کہ الیکٹرانک میڈیا اس وقت بڑا pivitol role play کر رہا ہے ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے اس ہاؤس کی پروسیڈنگز پارلیمنٹ کی پروسیڈنگ باقاعدہ دکھائی چاہئیے تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ ان کے نمائندے وہاں کیا کر رہے ہیں ۔ ان کو پتہ چلے کہ ان کی گورنمنٹ کے وزراء کس طرح سے ہاؤس کی پروسیڈنگز کو divert کرتے ہیں کہ آج یہ منسٹری کمپلیٹ نہیں ہے ۔ آپ دس دن کے بعد بحث کر لیں ۔ یہ بھی پتہ چلنا چاہئیے کہ ۱۹ دن کے اس provisional allotment of days میں سے نو دن سٹنگ کر رہے ہیں' دس دن خزانہ کے اوپر ہم برڈن ہیں یہ ساری چیزیں عوام کے سامنے آنی چاہیں تاکہ ان کو فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت الیکٹرانک میڈیا تھوڑی بہت independent news اگر عوام کو ملتی ہیں یا جن ریموٹ ایریاز میں ٹیلیویژن چلنے کا تصور نہیں تھا اگر وہاں پر ڈش انٹینا پورے گاؤں نے مل کر دس ہزار روپے کا لگوایا ۔ ہمارے ہاں یہ بھی ہوا ہے گورنمنٹ کی طرف سے تو کوئی لائبریریز نہیں ہیں کوئی ایسے سنٹرز نہیں ہیں کہ جہاں نوجوانوں کو entertainment ملے جہاں پر وہ شام کو جا کر کے اپنے آپ کو ایجوکیٹ کر سکیں۔ یہ جی بوسینیا میں کیا ہو رہا ہے ۔ سراجیو میں کیا ہو رہا ہے ۔ اس کے علاوہ ایسٹرن یورپ میں کیا ہو رہا ہے اور دوسرے کئی ممالک میں کیا ہو رہا ہے یہ نیوز اگر کسی نہ کسی طریقے سے وہاں پر اگر پہنچتی ہے تو بی بی سی کے ذریعے یا کسی اور چینل کے ذریعے وہاں پہنچتی ہے تو گورنمنٹ کہتی ہے کہ یہ تو ہمیں نقصان ہو جائے گا۔ چونکہ اگر عوام اس قابل ہو جائیں یا اہل ہو جائیں تو پھر ہم جیسے لوگ یہاں کیوں ہوں گے ۔

ان ساری چیزوں میں ' میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بڑی اہمیت ہے بجائے اس کے میں تو سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یہ کرنا چاہئیے کہ جی ٹھیک ہے یہ ہم --- سب سڈی دیتے ہیں مزید ڈش انٹیناز لگوائیں چونکہ خود گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں لیکن جب گورنمنٹ خود کہتی ہے کہ ہم PTC کو پرائیویٹائز کر رہے ہیں ۔ ہم باقی چیزوں کو پرائیویٹائز کر رہے ہیں واپڈا کو بھی چونکہ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں کہ ہم اس ملک کے عوام کو resources دے سکیں تو میڈم چیئرپرسن! میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اس کو پھر centralize کی طرف لے آئیں۔ ہمیں اس کو de-centralize کرنا چاہئیے۔ گورنمنٹ کو سب سڈی مہیا کرنی چاہئیے۔ سنٹرز بنانے چاہئیں پبلک مقامات پر لائبریری قائم کرنی چاہئیں اگر لوگوں کو ایجوکیٹ کرنے کے لئے گورنمنٹ ایک ڈش انٹینا لگوائے تو یہاں پر بالکل ہو سکتا ہے ہمارے نوجوان ہیں ان کو تفریح کی بھی ضرورت ہے ان کو ایجوکیٹ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہیں سب سڈی دے کر سنٹرز اپنے بنوائیں ' اپنے شہر میں۔ جتنا ممکن ہو سکے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں ہمارے حکمران کیا کر رہے ہیں ہمارے نمائندے کیا کر رہے ہیں اور ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے ۔ میں جناب چیئرمین اس کی تائید کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس کے مطابق کرنا چاہیے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ شکریہ ۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جناب فصیح اقبال نے ایک ایسا موشن move کیا ہے کہ واقعی اس پر بحث ہونی چاہئیے اور ہاؤس کے ہر ممبر کو اگر وہ چاہئیے ' اپنا نقطہ نظر سامنے رکھے ۔ جناب میرا تعلق ایک ایسے صوبے سے ہے کہ جس کا رقبہ ایک لاکھ چوالیس ہزار مربع میل ہے جس میں صرف پچیس یا تیس مربع میل میں ٹیلیویژن دیکھا جاتا ہے وہ صرف کوئٹہ شہر ہے اور کوئٹہ شہر میں بھی اس لئے کہ اس ملک کے حکمرانوں نے عوام کے لئے نہیں لگوایا چونکہ وہاں پر حاکم طبقہ رہتا ہے حکمران لوگ رہتے ہیں سیکرٹریز رہتے ہیں ۔جرنیل اور کرنیل رہتے ہیں ' انہوں نے ان کی سہولت کے لئے لگایا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیلیویژن تو کجا ہمارے ہاں تو لوگوں کو ریڈیو بھی نصیب نہیں ہے اخبارات کا یہ عالم ہے کہ اتنا دور دراز علاقہ ہے کہ وہاں پر ایک تو ایجوکیشن کم ہے دوسری بات یہ ہے کہ اخبارات نہیں پہنچتے

تو مجموعی طور پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگ ملکی اور غیر ملکی حالات سے اس قدر نا واقف ہیں کہ وہ کسی بھی معاملے میں اپنے نقطہ نظر کو سامنے نہیں رکھ سکتے وہ نہیں جانتے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بین الاقوامی طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے اگر ہمیں کوئی موقع مل گیا ہے اور اگر اس قابل ہو گئے ہیں کہ ہم ٹیلیویژن دیکھ سکیں اور دنیا کے اور ملکی حالات سے استفادہ کر سکیں تو میں سمجھتاہوں کہ حکومت کو اس میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئیے۔ اب اس حد تک ہم بے بس ہیں اور یہ کہا جاتاہے کہ جی ہم سیٹلائٹ کے ذریعے ہم کچھ نہیں کر سکتے چونکہ اخراجات ہیں اور بوسٹر جو ہے وہ ہم لگا نہیں سکتے اس کے بھی کافی اخراجات ہیں ۔ اب انہوں نے وہ repeat والاسسٹم کیا جس کی خبریں جو ہیں وہ تیسرے دن جا کے مل جاتی ہیں جب کہ وہ واقعہ ہی ختم ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ٹیکس ہونے ہی نہیں چاہئیں چونکہ ایک چیز جو آپ عوام کو مہیا نہیں کر سکتے تو اس پر آپ کس بات کا ٹیکس لگاتے ہیں ۔ ٹیکس تو وہاں لگتا ہے کہ جہاں پر عوام کی سہولت کے لئے کچھ حکومت دے کوئی ایسی چیز دے جس کا پھر ٹیکس لے ۔ حکومت کی طرف سے تو کچھ ہے ہی نہیں جب ہے ہی کچھ نہیں تو پھر 5000/2000 یا 1000 ٹیکس لگا رہے ہیں ۔

میں جناب والا! سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے اور حکومت ٹیکس وصول کرنا چاہتی ہے اس کے اور بہت سے ذرائع ہیں ۔ اس پر کم از کم حکومت کو رحم کرنا چاہئیے اور کم از کم موجودہ حکومت سے modern value سے بہت واقف ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہتر طریقے سے اس کو سمجھیں گے اور لوگوں سے یہ عذاب ختم کریں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ۔ عالم علی لالیکا صاحب ۔

جناب عالم علی لالیکا ۔ شکریہ ۔ میڈم چیئر پرسن صاحبہ ۔میں سید فصیح اقبال صاحب کی جانب سے قاعدہ 194 کے تحت پیش کردہ موشن کی تائید کرتا ہوں اس میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ ڈش انٹینا سے جو پروگرام آتے ہیں ان میں کچھ پروگرام انتہائی معلومات میں اضافہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ کھیلوں کے پروگرام ہیں بی بی سی ہے ۔ ایسے پروگرام ہیں اور کچھ اس میں فحش پروگرام بھی آتے ہیں اور اس بارے میں میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ حکومت اگر کچھ کرنا چاہتی ہے تو پروگرام والوں سے رابطہ کرکے ان پروگراموں پر پابندی لگائے یا جو ان کے channels ہیں ۔

ان کو چیک کریں ۔ اب بات تو یہ بن گئی ہے کہ کمہار کمہاری کے بل نہ پڑے گدھے کے کان مروڑے ۔ ہمارے کان مروڑتے ہیں جو کام ان کو کرنے ہیں، وہ کرتے نہیں ہیں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ ۔ جناب ملک محمد قاسم صاحب ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

(وقفہ)

اچھا آج نہیں کہنا چاہتے ۔ ظریف خان مندوخیل صاحب۔

**شیخ ظریف خان مندوخیل** ۔ میں تو کہتا ہوں کہ ڈش انٹینا تو بعد کی بات ہے ۔ اب ہم یہ سوچیں گے کہ آئیندہ چار و چھ ماہ میں یہ لوگ بھیڑ بکریوں پر ٹیکس نہ لگائیں کیونکہ اس ملک میں کوئی یہ نہیں سوچتا کہ ہمارے ملک کے لئے سالانہ کتنا پیسہ آتا ہے اور کتنی محنتوں سے آتا ہے اور کدھر خرچ ہوتا ہے ۔ آمدن اور خرچ کا فرق نہیں پڑتا ۔ جب کم ہو جاتا ہے تو وہ ڈش انٹینا یا بھیڑ بکریوں پر ٹیکس لگا کر وصول کیا جاتا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ نگران حکومت نے آتے ہی ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس پر ٹیکس نہیں لگایا اور جو مہنگا نہیں ہوا اور مزید ٹیکس لگانا عوام کے ساتھ مذاق ہے اور آئے دن ہم ووٹ لیتے وقت یہ بولتے ہیں کہ انشاء اللہ غریبوں کی حالت سدھاریں گے۔ اس ملک میں اسلامی نظام لائیں گے ۔

ہم نے ان لوگوں کو ۴۶ سال میں میرے خیال میں سوائے مہنگائی کے کچھ نہیں دیا ۔ یہ جو نگران حکومت نے ٹیکس لگائے ہیں ۔ اس منتخب حکومت سے میں گزارش کروں گا کہ اس کو بھی ابھی اقتدار کو طول دینے کے لئے چھ سال بعد میں ختم نہ کریں بلکہ ابھی کوئی کمیٹی مقرر کریں جو غلط ٹیکس لگائے ہیں ، غلط طریقے سے مہنگائی لائی گئی ہے اس کو فوری ختم کیا جائے کیونکہ یہ عوامی حکومت ہے ۔ اس حکومت کو کوئی امریکن حکومت کہتے تھے ۔ کوئی imported حکومت کہتے تھے ۔ یہ حکومت عوامی حکومت ہے ۔ اگر یہ بھی اپنے آپ کو عوامی نمائندوں کی حیثیت سے مزید ٹیکس ، کوئی ڈش انٹینا پر لگائے ، کوئی بھیڑ بکری پر لگائے ، کل کو پانی کی بوتل پر لگائے تو میرا خیال ہے کہ یہ غریب عوام کے ساتھ مذاق ہے جو فصیح اقبال نے موشن move کیا ہے میں اس کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور اس ڈش انٹینا کے ساتھ نگران حکومت نے جتنے ٹیکس لگائے ہیں ان سب کے خاتمے کے لئے میں request کروں گا ۔ شکریہ !

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اور تو کوئی نہیں بولنا چاہتا اس پر۔

Jam Kararuddin: Thank you very much Madam Chairperson, realizing the fact that in our country the literacy rate is only 25 % and 75% of our population is uneducated, they even cannot read and write. They cannot read the newspaper also and, therefore, the only source of knowledge to them is electronic media. On electronic media they get a chance to get a view of the entire world affairs, the current local affairs inside the country and outside country in every sphere of life. Instead to spread that knowledge to the uneducated people to the extent of 75% to tax the electronic media is a sheer injustice to the populace and therefore not only that but you will be surprized to learn that there is a licence fee on the Radio fit in your car also. During operation day law and enforcement agencies has fined so many owners of the cars because they have no licence for the radios fitted in their cars. Therefore, I am of the opinion that all these fees on Radio, TV, Dish Antenna whatever may be done away with in the interest of the country and to promote knowledge to the poor and uneducated persons. Thank you very much.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ ملک قاسم صاحب ۔

ملک محمد قاسم۔ چیئر پرسن صاحبہ ' بات یہ ہے کہ میں تو شاید بولتا نہ ' لیکن جب میں نے یہاں غریب عوام کی بات سنی تو مجھے مجبوراً کھڑا ہونا پڑا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ نہیں اب تو آپ کو کھڑا ہونا پڑے گا مختلف ایشوز پر۔

ملک محمد قاسم۔ بات یہ ہے کہ میری سمجھ سے بالا ہے کہ غریب عوام جو پینے کے پانی کا معاملہ ہے وہ بالکل درست ہے کہ پینے کا پانی ٹھیک قسم کا نہیں ملتا ' یا جیسے آپ کے صوبے میں اور دوسرے علاقوں میں بھی بڑی مشکل سے پینے کا پانی ملتا ہے لیکن ڈش انٹینا کا معاملہ غریب عوام کے ساتھ کیوں ملا دیا گیا ہے ' کوئی غریب آدمی ڈش انٹینا نہیں لگا سکتا۔ وہ بہت

مہنگا ہوتا ہے ، ہاں اگر ٹی وی رکھنے پر یا کسی اور پر کوئی فیس یہ معاف کروانا چاہتے ہیں تو I am with them لیکن ڈش انٹینا جو ہے وہ غریب عوام نہیں لگا سکتے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جو بھی ڈش انٹینا لگاتے ہیں وہ کوئی الیکٹرانک میڈیا سے کوئی بات سیکھنے کے لئے نہیں لگاتے ، وہ otherwise کچھ اور دیکھنا چاہتے ہیں جو اپنے ٹی وی پر نظر نہیں آتا یا CNN پر ایسے ہی کچھ چھپا دیتے ہیں ۔ اس لئے مجھے نہیں پتہ ( question question کر رہا ہے ) لیکن ---

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ پلیز آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کو نہیں ڈسٹرب کیا گیا، پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ملک محمد قاسم صاحب ۔

**ملک محمد قاسم**۔ عرض یہ ہے کہ میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ امیر آدمی ڈش انٹینا لگا سکتا ہے اور اگر امیر آدمی ڈش انٹینا لگا سکتا ہے تو پھر وہ فیس بھی دے سکتا ہے اور اسے فیس دینی چاہئیے ۔ اس لئے میں اس کو اپوز کرتا ہوں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ جناب چیئرمین ! میں احترام کرتاہوں ملک قاسم صاحب کا لیکن ایک بات جو انہوں نے فرمائی کہ پانی ہمیں نہیں ملتا ، پانی کے لئے ہماری گورنمنٹ نے انتظامات کئے---

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ آپ اس ایشو کو دوبارہ raise نہیں کریں ،دیکھیں آپ کو کسی نے نہیں چھیڑا، آپ تشریف رکھیں ، ہر ایک کے اپنے views ہوتے ہیں، پلیز آپ تشریف رکھیں ،میں نے آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی ۔ جناب ڈاکٹر شیر افگن صاحب ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اور بہت اچھی بات کی ہے کہ جو ڈش انٹینا پر فیس رکھی گئی ہے یہ ناروا ہے اور یہ ریکارڈ درست کرنے کی بات ہے کہ اسی ڈش انٹینا پر مارشلائی حکومت نے قدغن عاید رکھی ۔ جب عوامی حکومت آئی ، عوامی حکومت نے قدغن ہٹایا اور جب عوامی حکومت گئی تو میاں صاحب کی حکومت نے پھر اس پر یہی فیس لگائی ۔ یہ ہماری لگائی ہوئی نہیں ۔ یہ بہرہ ور سعید کی حکومت کی لگائی ہوئی ہے ، بشیر مٹہ صاحب کی لگائی ہوئی ہے اور میں اس فلور پر یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ

انشاء اللہ اس پر جو ٹیکس لگایا ہے ہماری حکومت ہٹائے گی ۔ انہیں کم از کم اتنا تو یاد رکھنا چاہئیے کہ اس وقت یہ بولنے کی سکت ہی نہیں رکھتے تھے ۔ جب یہ نافذ کیا جا رہا تھا ، میرے پاس اس کا ریکارڈ ہے اور اس وقت انہوں نے کوئی بات نہیں کی ، اس وقت تو مصلحت ان کے آڑے آ گئی کہ ان کی حکومت پر داغ آتا ہے ، ان کو ناگوار گزرے گا ، میں استدعا کروں گا اپنے بھائیوں سے کہ حوصلہ کیجئے ، جرات کا مظاہرہ کیجئے ، جب ایسے ظلم ہو رہے ہوں حکومت اپنی ہو تب بھی آواز اٹھائیے تاکہ لوگوں کے لئے یہ سہولت ہو ، یہ بات ملک قاسم کی بھی درست ہے کہ یہ غریب آدمیوں کا نہیں ہے ڈش انٹینا ، یہ امیر آدمی لیتے ہیں ، ان کے پاس پیسے ہوتے ہیں اور اس پر ہزاروں روپے کا خرچ آتا ہے ، پھر ان بھائیوں کے لئے اس پر review کریں گے ، انشاء اللہ جو جگا ٹیکس پچھلی حکومت نے لگایا تھا وہ ہم دور کریں گے ۔

Madam Acting Chairman: Now, the House is adjourned to meet again on 10th November, 1993, at 10.00 A.M. Thank You.

---

*[The House then adjourned to meet again at ten o'clock in the morning on wednesday, the 10th of November, 1993].*

---

PCPPI—792(96) Senate—25-1-2000—150.